\MD ASADULLAH\Downloads\23.4.2018.inp 22-04-2018 18:10 PAGE 1 (1,1)

امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار نقیب

پھلواری شریف پٹنہ

مدیر

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

معاون

مولانا رضوان احمد ندوی

اس شمارہ میں

■ اللہ کی باتیں، رسول اللہ کی باتیں
■ دینی مسائل
■ عرب لیگ کا ترقی معکوس کا سفر
■ ابھی تو یہ انگڑائی ہے
■ دین بچاؤ دیش بچاؤ........
■ ریپ مکت بھارت بنانا ہے......
■ طب وصحت، ہفتۂ رفتہ
■ کانفرنس کی رپورٹ

جلد نمبر 56/66 شمارہ نمبر 17 مورخہ ۶ر شعبان المعظم ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۳ر اپریل ۲۰۱۸ء روز سوموار

زندہ قومیں قربانی دیکر اپنی تاریخ بناتی ہیں

پٹنہ کے گاندھی میدان میں دین بچاؤ دیش بچاؤ تاریخی کانفرنس سے مفکر اسلام امیر شریعت حضرت مولانا محمد ولی رحمانی مدظلہ کا بصیرت افروز صدارتی خطبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ وازواجہ واصحابہ الطیبین وعلی من تبعھم الی یوم الدین .اما بعد:

اس گرم موسم میں شریعت کی فکر اور ملک کے درد کے ساتھ آنے والے بھائیو! شہر پٹنہ اور اس کے مضافات سے تکلیف اٹھا کر آنے والی بہنو اور بیٹیو! آزاد بھارت میں اپنی آزادی کی نئی تاریخ خون سے لکھنے والے کرانتی کاریو! آپ سب کو دل کی گہرائیوں سے میرا سلام، لاکھ لاکھ سلام!

حضرات اور خواتین! آپ آئے، موسم کی تیزی جھیلتے آئے، جھیل رہے ہیں، حوصلہ اور جذبہ کے ساتھ آئے، عزم کو تازہ کرنے اور ارادہ کو پختہ کرنے کی نیت سے آئے، آپ کا یہ مجمع بتا رہا ہے کہ ہمارے اندر زندگی، توانائیوں کے ساتھ زندہ ہے، ہماری آنکھیں کھلی ہیں، ہم حالات کو سمجھ رہے ہیں، ہم اپنے مذہب کی حفاظت کرنے کا دم رکھتے ہیں، ہم شریعت کو بچانے کا حوصلہ رکھتے ہیں، شریعت پر عمل کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں، ہم میں یہ صلاحیت ہے کہ ہم حالات سے پنجہ آزمائی کریں اور بگڑے حالات کو اپنے قربانیوں سے ٹھیک کریں۔

آپ سب میری آواز پر یہاں آئے، بہت بڑی تعداد میں آئے، تاریخی گاندھی میدان کی تاریخ میں ایک روشن تاریخ بڑھانے کے لئے آئے، آپ نے گھروں کی سہولتوں کو چھوڑا، کھیتی باڑی کو کنارے لگایا، تجارت بند کی، تعلیمی ادارے کو موقوف کیا، ملازمت سے چھٹی لی اور ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کھلے آسمان کے نیچے، گرم زمین کے اوپر اپنے اللہ کی خوشنودی اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی بقاء اور ملک کے مستقبل کی فکرمندی کے ساتھ جمع ہیں، میں آپ کی ہمت، حمیت، بیداری، بہادری اور جذبۂ خلوص کی قدر کرتا ہوں، آپ کا استقبال کرتا ہوں۔

اللہ کے بندو! اللہ کے بندیو! ہمارا ملک بڑے برے دور سے گذر رہا ہے، حکمراں، ملک میں دہشت پھیلا رہے ہیں، یہ خوف کے بیوپاری ہیں، نفرت کی کاشت کاری کر رہے ہیں، جھوٹ کی آبیاری ان کا پیشہ ہے، ان چیزوں نے پورے ماحول میں بے یقینی کی فضا بنادی ہے، اور یہ بے یقینی ہر سطح پر چھا گئی ہے۔

حد یہ ہے کہ قانون کا مطلب بتانے والی، بے لگام انتظامیہ کو قابو میں رکھنے والی،، وطن عزیز کی جمہوریت کی حفاظت کرنے والی اور آئین کی پاسدار عدلیہ خود پریشان ہے، چار سینئر ججز پریس کانفرنس کرکے بتا رہے ہیں کہ جمہوریت کو خطرہ ہے، عدالتیں آزاد نہیں ہیں، ایک خاص نظریہ کو تھوپنے کے لئے عدالتوں کو استعمال کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

آئین کی حکمرانی، قانون کی بالادستی، انصاف اور مساوات اور بنیادی حقوق کمزور پڑتے جارہے ہیں، ایک طرف دلہے صاحب ہیلی کاپٹر سے سسرال جارہے ہیں، دوسری طرف یہ خواہش بھی پوری نہیں ہوسکتی کہ بارات میں دولہا گھوڑے پر سوار ہو، اور سوار ہوا تو زندگی موت کے حوالہ کردی گئی، جھولے میں کوئی گوشت لے جارہا ہے تو اس کی درگت بنادی جائے گی، مسلمان کو پہچان کر اس کی اتنی پٹائی کی جائے گی کہ وہ مرجائے، اونچی تعلیم گاہوں کا ماحول ایسی گھٹن والا بنادیا اور ایسے جبر وظلم کی فضا بنائی گئی کہ طالب علم خودکشی کرلے، اس کا جرم کیا ہے؟ صرف ایک! شڈولڈ کاسٹ، شڈولڈ ٹرائب سے تعلق رکھتا ہے، وہ مظلوم طبقہ سے تعلق رکھتا ہے، وہ مسلمان ہے، وہ اقلیتی طبقہ کا فرد ہے، یہی جرم ہے اس کا، چرچوں پہ حملے کئے گئے، پادریوں کو ختم کیا گیا، جرم یہ تھا کہ ان کی تعداد تھوڑی ہے، کیا یہی قانون کی حکمرانی ہے،؟ کیا یہی آئین کی بالادستی ہے۔؟

ایک کھرا سچ یہ ہے کہ ظلم ایجاد کرنے والوں، ظلم ڈھانے والوں کا ایک بڑا طبقہ تیار ہوگیا ہے، جس نے الگ الگ ناموں کی تنظیم بنا رکھی ہے، اور وہ بہانے ڈھونڈ کے پیدا کر رہا ہے جفا کے لئے! مسلمانوں کا خون بہا کر انہیں مزہ آتا ہے، مسلمانوں کے دوکانوں کو آگ لگا کر انہیں خوشی ہوتی ہے، ان کو برباد کرکے ان کو سکون ملتا ہے، ایس سی/ایس ٹی کو موت کے گھاٹ اتارا جارہا ہے، ظالموں کی یہ جماعت انہیں عزت کے ساتھ بٹھانے کے لئے تیار نہیں، یہی ذہنیت آئین ہند سے کھلواڑ کر رہی ہے، دستور کو بدلنا چاہتی ہے، انسانوں کے خون کو سستا اور گائے کے پیشاب کو مہنگا کر رہی ہے۔

اسی طبقہ کے لوگ واٹس اپ کے ذریعہ دل آزار اور اہانت آمیز پیغام بھیجتے ہیں، اذان کو بند کرانے کی کوشش کرتے ہیں، مسجدوں کو نقصان پہونچاتے ہیں، مذہبی کتابوں کی توہین کرتے ہیں، قانون کی دھجیاں اڑاتے ہیں، اور ملک کی بدقسمتی ہے کہ یہ حالات وہ لوگ پیدا کر رہے ہیں، جن کے نمائندے حکمرانی کر رہے ہیں، یہ حکمران سماج میں دشمن عناصر کی پرورش اور پرداخت کر رہے ہیں اور ان کا شکار مسلمان، ایس سی/ایس ٹی، عیسائی اور اقلیتیں ہیں، یہ سب مظلوم ہیں، ان کے درد کا مداوا، پریشانیوں کا علاج، اور ہونے والے مظالم کے خاتمہ کا طریقہ یہ ہے کہ یہ مظلوم طبقہ، یہ الگ الگ رہنے والا کمزور طبقہ، ظلم کے خلاف، زیادتی کو مٹانے کے لئے ایک جٹ ہوجائیں اور مشکل وقت میں یہ مظلوم طبقات ایک دوسرے کا ساتھ دیں۔

مسئلہ صرف جان ومال کی حفاظت، عزت وآبرو کا بچانا اور پروقار زندگی گذارنے کا نہیں ہے۔ان مسائل سے زیادہ اہم اپنے دین کی حفاظت، اپنے شعائر اور شعار کی حفاظت، اپنے ملی تشخص کی حفاظت، اپنی تہذیب اور زبان کی حفاظت کا معاملہ بڑا اہم ہے۔شریعت ہماری روح ہے، قرآن ہماری بنیاد ہے، سنت نبوی ہماری راہ نما ہے، ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جاہ وجلال ہماری جان ہے۔ان سے کھلواڑ کی کوششوں کو ہم کیسے برداشت کرسکتے ہیں؟

یہ بھی یاد رکھئے! ان حالات میں بھڑکنا، جذباتیت کا مظاہرہ کرنا، بلاوجہ جوش میں آجانا مسئلہ کا حل نہیں ہے____ مسئلہ کا حل آئین کے دائرے میں تلاش کرنا ہے، ٹھنڈے دل ودماغ سے فیصلہ کرنا ہے، لانبی پلاننگ کرنی ہے، دشمنوں کو پہچاننا ہے، نئے دوستوں کو تلاش کرنا ہے اور ان غلطیوں سے بچنا ہے جنہیں اس ملت نے ماضی قریب یا ماضی بعید میں کیا ہے۔

میرے عزیزو! ہمیں مثبت حکمت عملی کے ساتھ آگے بڑھنا ہے، اپنے جمہوری حقوق کے لئے لائحہ عمل تیار کرنا ہے، ہمیں اپنے سماج کے مزاج کو بدلنے کی پالیسی بنانی ہے، ہمیں اندھی حمایت اور روایتی وابستگی سے باہر نکلنا ہوگا، ہماری ذمہ داری ہے کہ سیاسی استحصال کرنے والوں کو پہچانیں، اپنے اندر شعور وآگہی پیدا کریں، اور کلمہ واحدہ کی بنیاد پر جینے کا مزاج پیدا کریں۔

مسلک راہ عمل ہے، یہ دینی راہ ہے، یہ اختلاف اور ٹکراؤ کا ذریعہ نہیں ہے، ہم نے اس دینی راہ کو اختلاف وانتشار کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔اسلام نے دوسرے مذاہب کے قدر مشترک کو آواز دی ہے، کیا شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ان کے نام لیوا تھوڑے سے مسلکی اختلاف کو ایک واضح دائرہ میں نہیں رکھ سکتے ؟____ اور آپس میں بھائی بھائی بن کر نہیں رہ سکتے ؟

اللہ کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ، برادری، گورے اور کالے کے فرق کو مٹایا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دیوار ڈھادی جو قبیلہ واد اور برادری واد کے نام پر جاہلی عرب نے قائم کیا تھا۔لیکن ہم دور جاہلیت کی اس لعنت کی طرف لوٹ رہے ہیں، ہم پھر ان دیواروں کو کھڑا کر رہے ہیں۔سرکاری مراعات کے لئے اگر کوئی کام ہو رہا ہے اسے وہیں تک محدود رکھیں، عقل کا تقاضہ اور دین سے وابستگی کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا دامن اور کانٹوں میں نہ الجھے۔

ہماری ذمہ داری ہے اور دینی سمجھ کا تقاضہ ہے کہ ہم مسلک پر عمل کرتے رہیں، مسلک پر جھگڑا نہ کریں، یہ تھوڑے تھوڑے فرق اور فاصلے اور یہ سارے راستے شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان قدم تک پہونچتے ہیں، یہ برادریاں جو پائی جاتی ہیں، اسلام نے انہیں معیار نہیں بنایا، (بقیہ صفحہ ۱۰ پر)

نئی نسل کی حفاظت

’’موجودہ حالات میں مسلمانوں کے اندر ایمان وعمل کی پختگی اور اس کے تحفظ وبقا کی جتنی ضرورت آج درپیش ہے، شاید اس سے پہلے کبھی نہ تھی، یقین کیا جائے کہ اس وقت جو فضا ہے اس میں اگر مسلمانوں کے ایمان وعمل سے ذرا بھی غفلت برتی گئی تو آئندہ نسل خطرہ میں گھری نظر آئے گی اور ان کا صحیح مسلک پر قائم رہنا مشکل ہوجائے گا اور یہ مسلم ہے کہ یہ فریضہ امارت شرعیہ جیسی شرعی تنظیم کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔‘‘

(مفتی ظفیر الدین مفتاحی)

بلا تبصرہ

’’عصمت دری کی سزا مطلقاً سزائے موت ہونی چاہئے، مگر کمسن بچیوں کی عصمت دری کو جس طرح سنگین مان کر قانون سازی کی بات کی جارہی ہے اسی طرح کمسن لڑکوں کے ذریعہ اس طرح کے سنگین جنسی جرائم کے ارتکاب کو بھی انتہائی سنگین ماننے اور اس کے خلاف سخت قانون بنانے کی ضرورت ہے۔نربھیا کے معاملے میں اگر ایک ملزم کو واقعہ کے دن تکنیکی طور پر نابالغ ہونے کا فائدہ نہ دیا گیا ہوتا تو کٹھوعہ کے نابالغ اس طرح کی جرأت کا مظاہرہ نہ کیا ہوتا۔‘‘

اللہ کی باتیں ــــ رسول اللہ کی باتیں

مولانا رضوان احمد ندوی

علماء کرام کی عظمت:

﴿ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ مسلمانوں کی ہر بڑی جماعت میں سے ایک ایک چھوٹی جماعت جہاد میں جایا کرے اور کچھ اپنے وطن میں رہ جایا کریں؛ تاکہ باقی ماندہ لوگ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتے رہیں اور تاکہ یہ لوگ اپنی قوم کو جبکہ وہ ان کے پاس واپس آویں تو ڈرائیں؛ تاکہ برے کاموں سے احتیاط رکھیں۔﴾ (سورۂ توبہ:۱۲۲)

مطلب: اللہ رب العزت نے قرآن پاک کی اس آیت میں مسلمانوں کی مختلف جماعتوں کو تقسیم کار کے اصول پر کام کرنے کی ہدایت فرمائی اور کہا کہ کچھ لوگ اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر مہمات پر جائیں اور کچھ مسلمان لوگوں کو دین وشریعت کے احکام ومسائل کو بتائیں، سیکھیں اور سکھائیں؛ تاکہ سارے کام اپنی اپنی جگہ چلتے رہیں؛ تاکہ لوگوں کو اسلام کے عقیدہ صحیحہ کا علم ہوجائے اور وہ عبادات ومعاملات کے احکام سے واقف ہوسکیں اور شرعی زندگی گذار سکیں، علم دین حاصل کرنے کے لیے کچھ محنت ومشقت بھی اٹھائیں، لیتفقھوا فی الدین کی تعبیر میں مہارت حاصل کرنے کی طرف اشارہ ہے اور جب تعلیم مکمل ہوجائے تو اپنی قوم کو اللہ کی نافرمانی سے ڈرائیں، گویا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں علم دین کی اہمیت وفضیلت اور اصحاب فضل وکمال، اسلامی دعاۃ و مصلحین کی قدر ومنزلت کو بیان کرتے ہوئے اس کی توقیر واحترام کرنے کا بھی اشارہ دیا، حقیقت بھی یہی ہے کہ علماء کرام معاشرے میں قطب نما کی حیثیت رکھتے ہیں، جن سے پوری ملت کو رہنمائی ورہبری ملتی ہے اور انہیں کے ذریعہ باطل نظریات اور مسلمانوں میں معاشرتی زندگی میں پھیلی سماجی برائیاں ختم ہوتی ہیں، جس طرح ماضی میں علماء کرام نے اپنے اپنے زمانے کے ہر ابھرتے ہوئے فتنوں کا پوری پامردی اور قوت کے ساتھ مقابلہ کیا، آج ضرورت متقاضی ہے کہ وقت کے ابھرتے ہوئے فتنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے، آج کے نت نئے فتنے پچھلے فتنوں سے زیادہ سنگین ہیں، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانی ہو رہی ہے، اس امت کے رشتہ کو صاحب امت سے کاٹنے کی کوشش ومہم چل رہی ہے، ہمارے علما حالات کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے پوری تیاری کے ساتھ میدان عمل میں آئیں اور اس طرح کے فتنوں کی سرکوبی کے لیے کمربستہ ہوجائیں، اسی طرح اس وقت ملک کے طول وعرض میں مسلم سماج کے اندر بہت سی معاشرتی اور سماجی برائیاں پھیل رہی ہیں، ان کے تدارک کے لیے اصلاحی تحریک چلائی جائے، جگہ جگہ مقامی کمیٹیاں تشکیل دی جائیں؛ لیکن اس وقت دنیا کے سامنے بلکہ مسلمانوں کے سامنے تقریر وتحریر کی کمی نہیں، عملی نمونے کی بہت کمی ہے اور عملی نمونے کے بغیر ہم معاشرہ کی اصلاح نہیں کر سکتے، اس لیے اس وقت سب سے زیادہ اپنے عمل پر توجہ کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے عمل وکردار کو قرآن وسنت کے مطابق ڈھالنے کی بھرپور کوشش کریں؛ کیوں کہ تاریخ شاہد ہے کہ عملی نمونے اور کردار نے معاشرہ پر جس قدر اثر ڈالا ہے، تحریر وتقریر نے نہیں ڈالا ہے، آج اس کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہے۔

کامیابی کی شاہ کلید:

{ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا عمل نیک سب سے زیادہ محبوب تھا، حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ وہ نیکی جس پر مداومت کی جائے، خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب سے بہتر عمل وہ ہے، جس کو ہمیشہ کیا جائے، اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔} (بخاری شریف)

وضاحت: سچے اور مخلص مسلمان جب کوئی خیر وبھلائی کے کاموں کو شروع کرتے ہیں تو اس کو مرتے دم تک کرتے رہتے ہیں، جس کو مداومت کہا جاتا ہے کہ ہمیشہ اور ہر حال میں کیا جائے، ایسا نہ ہو کہ کبھی کیا اور کبھی چھوڑ دیا، نماز پڑھنا انسان کے سب سے اچھے کاموں میں سب سے اچھا کام ہے، اللہ نے ایسے مسلمانوں کی تعریف کی ہے، جو ہمیشہ پابندی وقت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں، جو لوگ شوق وجذبہ میں کبھی تو خوب نیک عمل کرتے ہیں پھر ان پر غفلت وتساہلی طاری ہوجاتی ہے، تو کلیۃً چھوڑتے ہیں، یا کبھی کبھار پڑھتے ہیں تو ایسا عمل اللہ کو محبوب نہیں ہے، اللہ انسان کے صرف اس عمل کو پسند فرماتا ہے، جو حق وصداقت پر ثابت قدمی کے ساتھ رہتے ہیں، مشکلیں آئیں، پریشانیوں کے انبار لگے ہوں، پھر بھی ہر طرح کے خطرات کو برداشت کرکے حق سے منہ نہ پھیرا جائے، یاد رکھئے کہ حق کی راہ میں مشکلات کا پیش آنا اور اس میں مردان خدا کی استقامت کی آزمائش اللہ تعالیٰ کا وہ اصول ہے، جو ہمیشہ سے قائم ہے اور قائم رہے گا اور جب تک اس میں کوئی شخص یا کوئی قوم پوری نہیں اترتی، کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکتی ہے، حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو اسلام لانے کے جرم میں طرح طرح کی اذیتیں دی گئیں، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو گرم ریت پر لٹا دیا جاتا اور سینہ پر پتھر رکھ دیا جاتا، گلے میں رسی باندھ کر گھسیٹا جاتا، حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سولی پر لٹکائے جا رہے تھے، مگر خدا کی راہ میں جان کی، یہ قربانی ان کو اتنی پسند آئی ہے کہ وہ دوگانہ شکر ادا کرتے ہیں؛ لیکن کسی صحابی رسول کو مشرکین مکہ ان کو دین حنیف سے ہٹا نہ سکے، سب ایمان والے استقامت کے ساتھ مصیبتوں کو برداشت کرتے رہے، اللہ کی یاد سے کبھی ان کے دل غافل نہ ہوئے، انہوں نے حق سے منہ نہ موڑا۔ آج ضرورت اسی بات کی ہے ہمارا ایمان پختہ ہو، دل میں یقین کامل ہو اور اعمال خیر میں مداومت ہو تو پھر دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو مسلمانوں کو راہ حق سے ہٹا دے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

دینی مسائل

مفتی احتکام الحق قاسمی

کیا شب برأت کی عبادت بدعت ہے؟

شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت حدیث سے ثابت ہے یا نہیں، کچھ لوگ اس رات میں عبادت کو بدعت قرار دیتے ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

الجــــــــــواب و باللّٰہ التوفیق

پندرہویں شعبان کی رات (شب برأت) کی فضیلت متعدد احادیث سے ثابت ہے، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پندرہویں شعبان کی رات آئے تو اس میں عبادت کرو اور دن میں روزہ رکھو، کیوں کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت بندوں کی جانب متوجہ ہوتی ہے اور آواز دی جاتی ہے کہ ہے کوئی مغفرت کا طلبگار کہ اس کی مغفرت کروں، ہے کوئی روزی کا طلبگار کہ میں اس کو روزی دوں، ہے کوئی مصیبت زدہ کہ میں اس کی مصیبت دور کروں، اس طرح کا اعلان صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ / ۱۰۰؛ باب ما جاء فی لیلة النصف من شعبان)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب میں قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں، ان اللّٰہ عز و جل ینزل لیلة النصف من شعبان الی سماء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد شعر غنم کلب (سنن ترمذی ۱/۹۳، ابن ماجہ/۱۰۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک دوسری روایت جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا تذکرہ ہے، آپ کا سجدہ اتنا لمبا ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو آپ صلی اللہ علیہ سلم کی وفات کا اندیشہ ہوگیا، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انگوٹھے کو حرکت دی، آپ نے حرکت فرمائی، نماز سے فراغت کے بعد آپ نے فرمایا: عائشہ! تمہیں معلوم ہے کہ یہ کون سی رات ہے؟ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شعبان کی پندرہویں شب ہے، اس رات میں اللہ تعالیٰ بندوں کی جانب خصوصی توجہ فرماتے ہیں، بخشش طلب کرنے والوں کی مغفرت فرماتے ہیں، رحم مانگنے والوں پر رحم کرتے ہیں اور کینہ پروروں کو اپنی حالت پر چھوڑ دیتے ہیں۔

أ تدری أی لیلة هذه قالت اللّٰه و رسوله أعلم ، قال : هذه لیلة النصف من شعبان فیغفر للمستغفرین ویرحم للمسترحمین و خر اهل الحقد کما هم رواه البیهقی و قال هذا مرسل جید و یحتمل أن یکون العلاء اخذه من مکحول (تحفة الاحوذی ۳/۳۶۵)

یہ اور ان جیسی روایات کی بنیاد پر اہل حدیث مکتبہ فکر کے مشہور عالم دین حضرت مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوریؒ نے ترمذی شریف کی شرح تحفۃ الاحوذی میں اس بات کی صراحت کی ہے کہ شعبان کی پندرہویں شب کی فضیلت کے سلسلہ میں جو روایات منقول ہیں، ان کا مجموعہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس رات کی کچھ نہ کچھ اصل ضرور ہے۔ اعلم انه قد ورد فی فضیلة لیلة النصف من شعبان عدة احادیث مجموعها یدل علی أن لها أصلاً (تحفة الاحوذی ۳/۳۶۵)

پھر اس سلسلہ کی تقریباً چھ احادیث متعدد کتب اور مختلف راویوں کے حوالہ سے لکھنے کے بعد منکرین فضیلت شب برأت کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان احادیث کا مجموعہ ان لوگوں کے خلاف حجت ہے، جن کا دعویٰ یہ ہے کہ شعبان کی پندرہویں شب کی فضیلت کے سلسلہ میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے۔

”فهذه الاحادیث بمجموعها حجة علی من زعم انه لم یثبت فی فضیلة لیلة النصف من شعبان“ (دیکھئے پوری تفصیل تحفۃ الاحوذی ۳۶۴۔۳۶۷ جلد۳)

لہٰذا اس رات کی عبادت کو بدعت قرار دینا اور اس کی فضیلت کو مسترد کردینا قطعاً صحیح نہیں ہے، البتہ اس رات میں عبادت کا کوئی مخصوص طریقہ کتاب وسنت سے ثابت نہیں ہے، جو بھی چاہے بلا کسی مخصوص ہئیت، نمائش یا رسم کے انفرادی طور پر ذکر وتلاوت، عبادت واستغفار اور دعاء ومناجات کے ذریعہ اپنے رب کی رضا اور قرب حاصل کرسکتا ہے۔ فقط

پٹاخہ بازی، قبروں پر روشنی اور اگربتی جلانے کا حکم:

شب برأت میں پٹاخہ بازی، گلیوں، بازاروں اور مسجدوں کو قمقموں اور پھول پتیوں سے سجانا، قبروں پر روشنی کرنا اور اگربتی جلانا شرعاً کیسا ہے؟

الجــــــــــواب و باللّٰہ التوفیق

شب برأت میں پٹاخہ بازی، گلیوں، بازاروں، گھروں اور مسجدوں کو ضرورت سے زیادہ روشنیوں اور پھول پتیوں سے سجانا، قبروں پر چراغاں کرنا اور اس پر اگربتی جلانا، یہ سب واہیات اور خرافات پر مبنی اعمال ہیں، ان کا ثبوت کتاب وسنت، صحابہ، تابعین وتبع تابعین اور سلف صالحین سے نہیں ہے، یہ سراسر بدعت اور موجب ضلالت وگمراہی ہے، جس سے احتراز نہایت ضروری ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: فان خیر الحدیث کتاب اللّٰه و خیر الهدی هدی محمد صلی اللّٰه وسلم و شر الامور محدثاتها و کل بدعة ضلالة۔ رواه مسلم (مشکواة /۲۷ باب الاعتصام بالکتاب و السنة)۔ اس کے علاوہ اس میں اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال کا ناجائز اور غلط استعمال ہے، جس کا جواب دہ ہونا ہوگا، نیز یہ فضول خرچی اور گناہ کبیرہ ہے، اس سے بچنا چاہئے۔ فقط و اللّٰه تعالیٰ اعلم

\MD ASADULLAH\Downloads\23.4.2018.inp 22-04-2018 18:10 PAGE 3 (1,1)

امارت شرعیہ بہار اڑیسہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار **نقیب** پھلواری شریف پٹنہ

پھلواری شریف

جلد نمبر 56/66 شمارہ نمبر 17 مورخہ ۶/شعبان المعظم ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۳/اپریل ۲۰۱۸ء روز سوموار

گاندھی میدان میں میدان عرفات کا منظر

ملت اسلامیہ کی اپنی انفرادیت وتشخص کو برقرار رکھنے اور دستور ہند کو بدلنے کی سازشوں کو نا کام بنانے کے لئے امارت شرعیہ کے زیر اہتمام پٹنہ کے تاریخی گاندھی میدان میں ۱۵/اپریل کو دین بچاؤ دیش بچاؤ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مسلمانوں کے انبوہ کثیر اور جم غفیر نے یہ ثابت کر دیا کہ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں، مگر دین واسلام میں مداخلت کو قطعا برداشت نہیں کر سکتے، امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ کے امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی مدظلہ کی صدا پر بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ بنگال کے گوشے گوشے سے ایک اندازہ کے مطابق ۳۰/لاکھ سے زیادہ فرزندان توحید اور ستر ہزار دلتوں نے حضرت امیر شریعت کے سامنے دین اور ملک کی حفاظت کا حلف لیا اور آئین ہند سے چھیڑ چھاڑ کے خلاف زبردست انتباہ دیا، اس موقع پر حضرت امیر شریعت نے جو تاریخی خطبہ دیا وہ نہایت ہی چشم کشا ہے اور اس کا حرف حرف دل ودماغ کو اپیل کرنے والا ہے۔

گاندھی میدان میں لوگوں کا ازدہام اتنا تھا کہ وہ اپنی وسعت کے باوجود تنگ پڑ گیا، اس کا چپہ چپہ بھر گیا، ماضی میں بھی اتنا بڑا اجتماع یہاں نہیں دیکھا گیا، حتی کہ جے پی آندولن میں شریک لوگوں نے بھی گواہی دی کہ اس موقع پر بھی لوگوں کا اتنا بڑا اجتماع اس میدان میں نہیں ہوا، دین بچاؤ دیش بچاؤ کانفرنس میں لاکھوں افراد میدان کے ارد گرد سڑکوں اور چوراہوں پر کھڑے اور بیٹھے نظر آئے، پورا پٹنہ مسلمانوں کی چھاؤنی مین بدل گیا، شہر پٹنہ کا ٹرافک نظام کو بہتر رکھنے کی کوششوں کے باوجود شرکاء کو دور دراز سے آنے کے لئے کئی کیلو میٹر پیدل سفر کرنا پڑا، ایسا جوش وجذبہ ماضی مین بھی نہیں دیکھا گیا، میں خود آر بلاک سے ہزاروں کے قافلے مین گم ہوتا ہوا، کسی طرح گاندھی میدان پہونچا، یہاں کا سماں دیکھ کر میدان عرفات کا منظر یاد آنے لگا، اس موقع پر پٹنہ کے لوگوں نے مثالی ضیافت کی، میدان کے اندر اور باہر بڑی تعداد مین لوگ پانی شربت اور کھانے پینے کی چیزیں لیکر استقبال میں کھڑے ہیں، پٹنہ کی اکثر مسجدوں میں ۱۵/اپریل کی شب سے ہی شرکاء کا تانتا بندھ گیا جہاں ہر کوئی ان مہمانوں کو ٹھہرانے، کھلانے پلانے میں اپنی سعادت اور خوش نصیبی سمجھ رہا ہے، اور لوگوں کو گاندھی میدان بھیجنے کے لیے رہنمائی کر رہا تھا، لوگ بھی جوق در جوق شاندان انداز میں ہر دروازہ سے پہونچ رہے ہیں، اور رضا کار ہر جگہ ان کی نگرانی اور نگہبانی کر رہے ہیں، گاندھی میدان کا اندرونی منظر بھی بڑا دلکش تھا، خوبصورت اسٹیج سجے تھے کنٹرول روم بھی بنے ہوئے تھے، اور طبی کیمپ بھی لگے ہوئے تھے، جہاں سے پولیس اور انتظامیہ نظم ونسق کو برقرار رکھنے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی اور مجمع کو کنٹرول کر رہی تھی، عورتوں کی گیلری مین بھی ہماری ماں اور بہنیں بڑی تعداد مین اکٹھا تھیں، دھوپ کی تمازت اور گرمی کی شدت کے باوجود صبح سے لوگ جمع ہونے لگے، اس کانفرنس میں نوجوانوں کے علاوہ ہر سطح کے سماجی خدمت گاروں نے پوری دلچسپی کے ساتھ حصہ لیا اور پورے نظم وضبط کے ساتھ دستور اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے اکابر علماء کی گفتگو کو سنا، شہر کی تمام مساجد کے ائمہ کرام اور ہر صاحب بصیرت علماء ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں، جنہوں نے بڑے ذوق وشوق اور جذبے کے ساتھ کانفرنس کو کامیاب بنایا، امارت شرعیہ کے تمام اصحاب نے اس کانفرنس کو با مقصد بنانے میں جس طرح تن من دھن کی بازی لگائی، شب وروز ایک کر دیا، سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں قصبات اور دیہات کا دورہ کیا، مسلمانوں کے دلوں پر دستک دی کورنر میٹنگیں کیں، مساجد کے منبر ومحراب سے صدائیں لگائیں اور مسلمانوں کو ہمت وحوصلہ اور جوش ایمانی کے ساتھ گاندھی میدان مین جمع ہونے کی دعوت دی، ان علماء کرام کی یہ تحریکی سرگرمیاں مبارکباد کے قابل ہیں، بہار کی مسلم تنظیموں نے بھی ملت کو جزوی وفروعی اختلاف سے اٹھ کر ملت کے اجتماعی مسائل کے لیے متحد ہونے کی ترغیب دی، مقامی ائمہ مساجد سے درخواست کی گئی کہ وہ تحفظ شریعت کے عنوان سے تقریریں کریں اور ۱۵/اپریل کو پٹنہ کے تاریخی کانفرنس مین شرکت کی اپیل کریں، خدا کا شکر ہے کہ ان تمام حضرات کی کوششیں کامیاب ہوئیں، یقیناً یہ کانفرنس ہندوستان کی تاریخ میں کئی اعتبار سے یادرکھی جائے گی۔

رہے گا یاد سدا ازدہام پٹنہ کا

کانفرنس کا ایک منظر یہ بھی دیکھنے کو ملا کہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ اجتماع کی تصویر اپنے فیس بک ٹویٹر اکاؤنٹ اور واٹس اپ گروپ پر شیر کر رہے ہیں اور اس کے پیغام کو دور تک پہونچانے کی کوشش لگے ہوئے ہیں، بلاشبہ اس سے بھی ملک میں ایک اچھا پیغام گیا اور مسلمانوں کے اندر نیا جوش وجذبہ اور توانائی پیدا ہوئی، دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ملت کے اس اتحاد کو قائم رکھے اور ہر طرح کے فتنہ فساد اور بگاڑ سے امت کی حفاظت فرمائے۔

انوکھا فیصلہ

قومی جانچ ایجنسی کی ایک خصوصی عدالت نے شہر حیدرآباد کی مکہ مسجد بم دھماکہ معاملہ میں سوامی اسیمانند سمیت پانچ ملزموں کو بے قصور قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کے خلاف پختہ شواہد وثبوت دستیاب نہیں ہیں اس لئے انہیں بری کیا جاتا ہے، یہ دھماکہ ۱۸/مئی ۲۰۰۷ء کو مسجد میں ہوا تھا جس میں ۹/افراد ہلاک اور ۵۸/زخمی ہوگیے تھے، اور اس کے بعد دھماکے کے خلاف احتجاج کرنے والے افراد پر پولیس کی فائرنگ میں بھی پانچ لوگوں کی موت واقع ہوگئی تھی، جب معاملہ سی بی آئی سے این آئی اے کے حوالہ ہوا، تو اس وقت دائیں بازو کی تنظیموں سے تعلق رکھنے والے دس افراد کے نام چارج شیٹ داخل کئے گئے جس میں پانچ افراد کی گرفتاری ہوئی تھی جو اس فیصلہ سے بری بھی ہوگیے، فیصلہ کے بعد این آئی اے ایک خصوصی عدالت کے جج رونددر ریڈی نے حیدرآباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کو اپنا استعفیٰ پیش کر دیا، اور اس کو ایک تخصی معاملہ قرار دیا، اب فیصلہ اور جج کا استعفیٰ سبھوں کو حیرت میں ڈال رکھا ہے، پہلی بات تو یہ ہے کہ مکہ مسجد دھماکہ کی تفتیش کا معاملہ شروع سے متنازعہ بنا رہا ابتدا میں بے قصور مسلم نوجوانوں کو اقبال جرم کے لئے دباؤ بنایا گیا، جب تحقیقاتی کمیٹی کو اس میں کامیابی نہیں ملی اور ان مسلم نوجوانوں کو باعزت بری کر دیا تو جانچ کے دائرہ کو بڑھا دیا گیا جس میں یہ بات سامنے آئی کہ اس میں ہندو شدت پسند تنظیم اوینو بھارت ملوث ہیں، اور ان کے سربراہ اسیمانند ہیں، جن کے خلاف گرفتاری عمل میں آئی اور ان کے ساتھ پانچ اور ملزمین کو قید وبند کیا گیا اور ان کے خلاف مقدمہ چلتا رہا، گواہیاں گذرتی رہی تحقیقات کے دوران اسیمانند نے اقبال جرم بھی کیا اور کہا کہ وہ جوش جنوں میں اس واقعہ کو انجام دیا ہے، اسی اثناء میں مقدمے کی پوری فائل پراسرار طریقے سے کہیں غائب ہوگئی اور بہت سے گواہ اپنے بیانات سے منحرف ہوگیے، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر اقتدار کی تبدیلی کے بعد بیشتر گواہ کیوں مکر گیے، ظاہر ہے کہ ایسی صورت حال میں اصل مجرم تک پہونچنا دشوار سا ہوگیا اور قومی جانچ ایجنسی سوالات کے گھیرے میں آگئی اور پھر نتیجہ یہی ہوا کہ انصاف اور قانون بے چارہ سا بن گیا، ظالم بری ہوگیے اور مظلوم انصاف سے محروم ہوگیے، آخر جو لوگ اس دھماکہ مین جاں بحق ہوگیے، ان کو موت کے گھاٹ اتارنے میں کون لوگ تھے، اگر اس معاملہ کو اسی طرح چھوڑ دیا گیا تو پھر شاید کسی کو انصاف ملنے کی امید باقی نہیں رہے گی۔ اس کی ایک صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ اگر ملزمان ٹرائل کورٹ سے بری ہوگیے ہیں تو اس کی ہائی کورٹ میں اپیل کی جاسکتی ہے، تاکہ حق وانصاف کی بالادستی قائم رہے، جواب اور الزامی جواب کسی مسئلے کا حل نہیں ہے، مجرموں تک پہونچنے کی ضرورت ہے، یہ بات بھی قابل غور ہے کہ مذکورہ مقدمہ میں فیصلہ سنانے والے جج نے فیصلہ سنانے کے فوراً بعد استعفیٰ دے دیا، گرچہ اسے تخصی وجوہات بتایا گیا ہے، مگر سمجھنے والے پس پردہ بہت کچھ سمجھ رہے ہیں کہ اب انصاف خاموش ہوتا جا رہا ہے۔

حضرت مولانا محمد سالم قاسمی کی رحلت

دارالعلوم دیوبند (وقف) کے صدر مہتمم اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے نائب صدر، استاذ العلماء، برصغیر ہندوپاک کے خطیب الاسلام حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحب ۱۴/اپریل کو مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، ان کی عمر بانوے سال کے قریب تھی، بلاشبہ ان کے انتقال سے بلکہ ایک بڑا علمی خلا بھی پیدا ہوگیا، اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کو جوار رحمت میں جگہ عنایت کرے۔

بیمار عشق لے کر ترا نام سو گیا　　　مدت کے بے قرار کو آرام آگیا

حضرت مولانا ضلع سہارنپور کے مشہور قصبہ دیوبند میں ۱۹۲۶ء میں پیدا ہوئے، دیوبند کے جس گھرانے میں آنکیں کھولیں، وہ علم وفضل کے اعتبار سے آفتاب ومہتاب تھا، آپ کے جد واجد حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور والد ماجد حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری طیب صاحب شہرہ آفاق محقق اور عالم وفاضل تھے، اسی لیے بچپن سے ہی علمی ماحول میسر آیا اور اکابر علم وفضل کی آغوش مین تعلیم وتربیت پائی، دارالعلوم دیوبند میں از ابتدا تا انتہا تعلیم مکمل کی، ۱۹۴۸ء مین سند فراغت حاصل کیا، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی، علامہ محمد ابراہیم بلیاوی، شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی، مفسر قرآن حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی، حضرت مولانا ادریس کاندھلوی جیسے مشاہیر واکابر سے علمی استفادہ کیا، تعلیم مکمل کرنے کے بعد دارالعلوم میں ہی درس وتدریس کی خدمت پر مامور ہوئے اور ساتھ ہی دارالعلوم کے انتظامی امور کی بھی نگرانی کرتے رہے، ۱۹۸۲ء میں دارالعلوم میں ہونے والے قضیہ میں والد ماجد کی علاحدگی کے بعد جامع مسجد میں تدریسی خدمات انجام دینے لگے، اور بڑے حوصلہ اور پامردی کے دارالعلوم وقف کو مدارج ترقی پر پہونچایا، باضابطہ دارالعلوم کے لیے زمین کی خریداری، درسگاہوں اور اقامتگاہوں کی تعمیر کرائی اور محض ۳۵/سال کے عرصہ میں دارالعلوم وقف ترقی کے بام عروج پر جا پہونچا، اس طرح آپ نے اپنی پوری زندگی علم کی آبیاری میں گزاری، علم حدیث ان کا خاص موضوع تھا اس لئے حدیث کی امہات الکتب کا درس دیتے رہے، آپ کی ان علمی خدمات کے صلہ میں مصری حکومت نے ممتاز عالم کے نشان امتیاز سے نوازا، اللہ نے انہیں جو مقام بلند نصیب فرمایا، وہ ان کی ذہانت وذکاوت اور علمی استعداد کے ساتھ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب کی تربیت کا نتیجہ تھا، اس لیے انہوں نے اصلاح وتربیت اور تزکیہ نفس کا سلسلہ بھی اپنے والد ماجد سے قائم کیا، جس کا نمایاں اثر ان کی عملی زندگی میں دیکھا گیا، حضرت مولانا کی علمی اور عملی خدمات کے ساتھ ساتھ سیاسی اور سماجی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں، ہم جیسے طفلان مکتب نے انہیں ضعف اور کبرسنی کی حالت میں دیکھا، ان کی ہمت اور عزیمت اور ان کا جذبہ اور حوصلہ ہم جوانوں کے لیے قابل رشک تھا، وہ ملک وبیرون ملک کے دور دراز مقامات کے دورے اور سفر کرتے اور مسلمانوں کے بڑے بڑے اجتماعات سے خطاب کرتے، اللہ نے انہیں وعظ وخطابت کا عجیب وغریب ملکہ عطا فرمایا تھا، بظاہر تقریر کی عوامی مقبولیت کے جو اسباب آجکل ہوا کرتے ہیں، حضرت مولانا کے وعظ میں وہ سب نہ تھے، یعنی نہ بہت زیادہ جوش وخروش اور خطیبانہ ادائیں لیکن اس کے باوجود گفتگو اس قدر مؤثر دلچسپ اور کلامی استدلال سے فرماتے کہ اس سے عوام وخواص دونوں یکساں طور پر فیضیاب ہوتے جب وہ یکساں روانی کے ساتھ خاص انداز میں ''ظاہر ہے کہ'' کا لفظ استعمال کرتے تو قلب ودماغ نہال ہوجاتا تھا، ایسا معلوم ہوتا کہ منہہ سے ایک سانچے میں ڈھلے ہوئے موتی جھڑ رہے ہیں، اپنا نقطہ نظر، حکیمانہ طرز اور شاندار طریقے سے اس طرح پیش کرتے کہ سامعین کو اپنی طرف کھینچ لیتے، ان کی خوش گوار گفتگو ماحول کو خوشگوار بنا دیتی، مولانا کی تقریر کی طرح تحریریں بھی نہایت جامع ہوتیں جس سے ان کے تصنیفی ذوق وشوق نمایاں ہوتے، مجھے یاد پڑتا ہے کہ حضرت مولانا کو پہلی دفعہ مدرسہ اسلامیہ عربیہ پھٹہی ضلع سوپول کے کسی اجتماع میں دیکھا وہ دور میرے لیے بے شعوری اور کم سنی کا تھا، ہاں اس کے بعد جب دارالعلوم میں داخل درس ہوا تو بہت قریب سے دیکھنے، ملنے جلنے بلکہ استفادہ کا بھی موقع ملتا رہا، بعد ازاں جب امارت شرعیہ سے وابستہ ہوا اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے دفتری امور کو بھی انجام دینے کی ذمہ داری سونپی گئی تو تسلسل کے ساتھ کئی برسوں تک عقید تمندانہ تعلق قائم رہا، بارہا ملاقاتیں ہوتی رہیں، جب بھی حاضر خدمت ہوتا بڑی شفقت ومحبت کے ساتھ ملتے اور دعائیں دیتے، وہ چونکہ بورڈ کے نائب صدر بھی تھے اس لیے خطوط اور مراسلات کا سلسلہ بھی جاری رہا، لیکن زمانہ کا یہی دستور ہے کہ جب کوئی بڑا آدمی دنیا سے جاتا ہے تو اپنی بہت سی خصوصیات بھی اپنے ساتھ لے جاتا ہے اور ان خصوصیات کا دوسرا حامل پھر میسر نہیں آتا، حضرت مولانا بھی اپنی بہت سی خصوصیات اپنے ساتھ لے گیے اور اپنے پیچھے ایک خلا چھوڑ گیے اللہ ان کی بال بال مغفرت فرمائے اور انہیں جنت میں مقامات عالیہ سے نوازے۔ اللھم اغفرہ وارحمہ

rs\MD ASADULLAH\Downloads\23.4.2018.inp 22-04-2018 18:10 PAGE 4 (1,1)

عرب لیگ کا ''ترقی معکوس'' کا سفر

سنہ 1946ء میں عرب لیگ کے قیام کے بعد اب تک 45 عرب سربراہ اجلاس ہوچکے۔ان میں بعض ہنگامی،بعض معمول کے اور کچھ اقتصادی اجلاس تھے۔رواں سال 29 ویں عرب سربراہ کانفرنس کا اعلان کیا گیا تو اس بار اس کی ایک انفرادیت تھی۔ اس کانفرنس میں قضیہ فلسطین کو ایجنڈے میں سرفہرست رکھا گیا۔اس کے علاوہ شام، لبنان، یمن، خلیجی بحران، عرب ممالک کے ایران کے ساتھ بنتے بگڑتے تعلقات جیسے موضوعات شامل تھے۔عرب سربراہ اجلاسوں کے 71 برس اوران میں فلسطین کے بارے میں منظور ہونے والی دسیوں قراردادیں اب قصہ پارینہ ہوچکی ہیں۔عرب ممالک کی باہمی رنجشیں اور اندرونی بحرانوں نے ان قراردادوں پرعمل درآمد کا موقع نہیں دیا۔عرب ممالک اپنے منظور کردہ فیصلوں اور فلسطین کے حوالے سے قراردادوں پرعمل درآمد میں بری طرح ناکام رہیہیں۔مگراس کے باوجود فلسطینی قوم نے ہر بار ہونے والی عرب سربراہ کانفرنس سے امید کا رشتہ قائم رکھا۔اس توقع کے ساتھ کہ شاید اب کی بار عرب سربراہ کانفرنس کوئی جاندار اقدام کرنے کی کوشش کرے گی۔اتوار کے روز سعودی عرب کی میزبانی میں عرب سربراہ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ یہ کانفرنس سعودی عرب کے شہرالظہران میں ہوئی جس میں بائیس عرب ممالک کے مندوبین نے شرکت کی۔اس کانفرنس میں القدس اور فلسطین کے تنازع کو سرفہرست رکھا گیا تھا۔ مرکز اطلاعات فلسطین نے اس موقع کی مناسبت سے عرب سربراہ کانفرنس کے ماضی میں فلسطین کے بارے میں ہونے والے فیصلوں، ان پرعمل درآمد اور اثرات کا جائزہ لیا ہے۔پہلی عرب سربراہ کانفرنس مئی 1946ء میں مصر کے شہر انشاص میں منعقد کی گئی۔ یہ ایک ہنگامی اجلاس تھا جس میں قضیہ فلسطین کی نصرت کی حمایت کی گئی۔ اس اجلاس میں قضیہ فلسطین کوعرب ممالک کا اہم ترین اورفوری حل طلب مسئلہ قرار دیا گیا۔ یہ کہا گیا کہ قضیہ فلسطین کا مستقبل ہی عرب اقوام کا مستقبل ہے۔ اگر قضیہ فلسطین کے عرب تشخص کو نقصان پہنچتا ہے تو یہ پوری عرب دنیا کے تشخص کے نقصان کے مترادف ہے۔اس کے بعد اگلی عرب سربراہ کانفرنس 13 جنوری 1964ء کوہوئی۔اس کانفرنس کی میزبانی مصرنے کی اور مصری صدر جمال عبدالناصر نے میزبان رہ نما کی حیثیت سے اہم کردار ادا کیا۔اس میں فلسطین کی طرف سے احمد الشقیر ی کو مندوب مقرر کیا گیا تھا۔کانفرنس کے اختتام پر ایک اعلامیہ جاری کیا گیا جس میں کہا گیا کہ تمام عرب ممالک قضہ فلسطین کے حوالے سے پائے جانے والے اختلافات کو دور کریں گے۔مل کر عرب ممالک کے مفادات کے لیےاقدامات کیے جائیں گے۔ اسرائیلی جارحیت کا ہرسطح پر مقابلہ کیا جائے گا۔مگر عرب ممالک اور مسلم امہ فلسطین کے حوالے سے کوئی مربوط اور ٹھوس موقف اختیار کرنے میں ناکام رہی اور اختلافات کا دائرہ مسلسل بڑھتا چلا گیا۔پانچ ستمبر سنہ 1964ء کو اسکندریہ شہر میں عرب سربراہ کانفرنس کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ اس اجلاس میں جلد یا بہ دیر تمام عرب ممالک نے آزادی فلسطین کے لیے جدو جہد کرنے کا عزم کیا۔ تنظیم آزادی فلسطین کی حمایت کی گئی اور فلسطین کی آزادی کے لیے فوج تشکیل دینے کا اعلان کیا گیا۔ستمبر 1965ء کو مراکش کے شہر دارالبیضاء میں عرب سربراہ اجلاس ہوا۔ اس اجلاس میں تنظیم آزادی فلسطین نے شرکت کی۔ اس میں پی ایل او کی حامیت، آزادی فلسطین کے لیےلڑنے والی فورسز کی مدد کے اعلان کے ساتھ فلسطین نیشنل کونسل کے قیام کی تجویز پرغور کیا گیا۔ اس کانفرنس میں یہ طے پایا کہ تمام عرب ممالک مسئلہ فلسطین کو اقوام متحدہ اور دیگر عالمی فورمز پر اٹھانے کے لیے متفقہ موقف اختیار کریں گے اور مل کر کوئی جامع لائحہ عمل مرتب کیا جائے گا۔انتیس اگست 1967ء کو عرب سربراہ کانفرنس کا اجلاس سوڈان کے دارالحکومت خرطوم میں ہوا۔ یہ اجلاس چھ روزہ عرب۔اسرائیل جنگ کے بعد منعقد کیا گیا۔ اس میں شام کے سوا تمام ممالک کے مندوبین نے شرکت کی۔اجلاس میں مقبوضہ عرب علاقوں پر اسرائیلی قبضے کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے اسرائیل سے عرب علاقوں سے نکل جانے کا مطالبہ کیا گیا۔ کہا گیا کہ اسرائیل کے ساتھ کسی قسم کے مذاکرات نہیں کیے جائیں گے اور نہ ہی صہیونی ریاست کو تسلیم کیا جائے گا۔ مگر وقت نے ثابت کیا کہ عرب لیگ کے ان دبنگ اعلان پر عمل درآمد کے بجائے اس کے برعکس صہیونی ریاست کے ساتھ معاہدے کرنے کا سلسلہ شروع کردیا گیا۔ اسرائیل سے سفارتی، سیاسی، اقتصادی اور سیکیورٹی کے شعبوں میں تعاون کر کے فلسطینی قوم کی امنگوں کا خون کیا گیا۔چھبیس نومبر 1973ء کو الجزائر کی میزبانی میں عرب سربراہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں اسرائیل کے ساتھ امن کے لیے دو شرایط طے کی گئیں۔ پہلا یہ کہ اسرائیل تمام مقبوضہ عرب علاقوں بہ شمول بیت المقدس سے فوجیں نکالے، فلسطین قوم کے مسلمہ حقوق اس کے حوالے کرے۔ دوسرا یہکہ شام اور مصر کے محاذوں پر مالی اور عسکری مدد فراہم کر کے اسرائیل کی توسیع پسندی کو روکا جائے گا۔مگر حال ہی میں جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بیت المقدس کو اسرائیل کا دارالحکومت قرار دیا تو عرب ممالک میں کوئی جنبش تک نہیں ہوئی۔

کیمپ ڈیوڈ معاہدے کی مخالفت:

نومبر 1978ء میں بغداد میں عرب سربراہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ یہ کانفرنس اس وقت ہوئی جب مصر نے اسرائیل کے ساتھ کیمپ ڈیوڈ معاہدہ کیا۔ اس کانفرنس میں تنظیم آزادی فلسطین کے ساتھ 10 ممالک کے سربراہان نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں طے پایا کہ مصر اور اسرائیل کے درمیان طے پائے کیمپ ڈیوڈ معاہدے کو تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ مصر پر زور دیا گیا کہ وہ اسرائیل کے ساتھ انفرادی تعلقات کے فروغ کے بجائے عرب ممالک کے متفقہ فیصلوں سے باہر نہ جائے اور کیمپ ڈیوڈ معاہدہ ختم کردے۔ اس کے ساتھ ساتھ شمالی اور مشرقی محاذوں پر فلسطینیوں کی عسکری اور مالی مدد کرنے اور تنظیم آزادی فلسطین کی مادی مدد جاری رکھنے کا اعلان کیا گیا۔پچیس نومبر 1980ء کو ایک عرب سربراہ اجلاس اردن کی میزبانی میں عمان میں ہوا۔ اس اجلاس میں بھی کیمپ ڈیوڈ معاہدے کو مسترد کردیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اجلاس میں زور دیا گیا کہ عرب ممالک فلسطین کے حوالے سے سلامتی کونسل کی قرارداد 242 سے عرب ممالک متفق نہیں اور یہ قرارداد قضیہ فلسطین کے حل کی اساس نہیں بن سکتی۔ اجلاس میں تنظیم آزادی فلسطین کو دہشت گرد قرار دینے کے امریکی اعلان اور واشنگٹن کی طرف سے اسرائیل کی غیر مشروط مدد کی مذمت کی گئی۔

عرب لیگ کا ترقی معکوس کا سفر:

پندرہویں عرب سربراہ کانفرنس مراکش میں 6 ستمبر 1982ء کو منعقد ہوئی۔ وہاں سے عرب سربراہ کانفرنس نے اپنا راستہ تبدیل کیا اور اسرائیل کے حوالے سے ایک نئی حکمت عمل وضع کی۔ اس میں عرب ممالک کے اسرائیل کے ساتھ امن معاہدوں کو تسلیم کرلیا گیا تاہم ساتھ یہ مطالبہ کیا گیا کہ اسرائیل سنہ 1967ء کی جنگ میں قبضے میں لیے تمام علاقوں سے فوجیں واپس بلائے اور یہودی کالونیوں کو ختم کرے۔ فلسطینیوں کے حق خود ارادیت اور حق واپسی کی حمایت کی گئی تاہم یہ کہا گیا کہ جو فلسطینی پناہ گزین واپس اپنے علاقوں میں نہیں جانا چاہتے انہیں معاوضہ ادا کیا جائے۔ اجلاس میں القدس کو فلسطینی ریاست کا دارالحکومت قرار دیا گیا۔سات جون 1988ء کو الجزائر کی میزبانی میں عرب سربراہ اجلاس ہوا۔ اس کانفرنس میں فلسطینی عوام کی انتفاضہ کی حمایت کی گئی۔ اجلاس میں فلسطین کے حوالے سے اقوام متحدہ کی زیرنگرانی عالمی کانفرنس بلانے کا مطالبہ کیا گیا۔ اسرائیل کے بائیکاٹ اور امریکا کی طرف سے اسرائیل کی مدد جاری رکھنے کی ڈٹ کر مخالفت بھی کی گئی۔23 مئی 1989ء کو ایک بار پھر مراکش کے شہر دارالبیضاء ل میں عرب سربراہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں آزاد فلسطینی ریاست کی حمایت اور اسے تسلیم کرانے کے دائرے کو وسعت دینے، اسرائیل کو سنہ 1967ء کے علاقوں سے نکل جانے کی حمایت میں قرادادیں منظور کی گئیں۔28 مئی 1990ء کو بغداد میں ہونے والی عرب سربراہ کانفرنس میں یہودیوں کی فلسطین میں آبادکاری، غیر قانونی بستیوں کیقیام اور القدس کو اسرائیل کا دارالحکومت قرار دینے کے امریکی کانگریس کے اقدام کو مسترد کردیا گیا۔ اجلاس میں فلسطینی تحریک انتفاضہ کی پرزور حمایت اور تائید کرتے ہوئے فلسطینی قوم کی مادی، معنوی مدد اور عالمی سطح پر فلسطینیوں کی حمایت کی یقین دہانی کرائی گئی۔ اس کے بعد چھ سال تک فلسطین کے حوالے سے کوئی عرب سربراہ کانفرنس نہیں ہوسکی۔ 21 جون 1996ء کو قاہرہ میں ہنگامی عرب سربراہ کانفرنس ہوئی۔ کانفرنس میں اسرائیل کے ساتھ مشروط امن کی تجدید کی گئی۔ اسرائیل سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مقبوضہ فلسطینی علاقوں سے نکل جائے، وادی گولان، جنوبی لبنان کو خالی کرائے اور یہودی توسیع پسندی کا سلسلہ روکا جائے۔ اکیس اکتوبر 2000ء میں 23ویں عرب سربراہ کانفرنس میں قاہرہ میں ہوئی۔ اس کانفرنس میں انتفاضہ القدس فنڈ قائم کرنے کا اعلان کیا گیا۔ جس کے لیے 200 ملین ڈالر کی رقم مختص کی گئی۔ اس کے علاوہ فلسطینی شہداء کے بچوں، اسیران کے اہل خانہ اور زخمی فلسطینیوں کے لیے 800 ملین ڈالر کی امداد کا اعلان کیا گیا۔ ستائیس اور 28 مارچ 2001ء کو عمان میں ہونے والی عرب سربراہ کانفرنس میں فلسطینی قوم کے حقوق کی حمایت کی گئی۔ 24 ویں عرب سربراہ کانفرنس بیروت میں 27 اور 28 مارچ 2002ء کو ہوئی۔ اس کانفرنس میں سعودی فرمانروا شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی طرف سے مشرق وسطیٰ کے لیے امن پلان پیش کیا گیا جسے منظور کرلیا گیا۔ کانفرنس میں فلسطینی اتھارٹی کو مالی مدد فراہم کرنے کے لیے 330 ملین ڈالر کا بجٹ مختص کیا گیا۔ اس کے علاوہ الاقصیٰ اور القدس فنڈز کے لیے 150 ملین ڈالر کی رقم کی منظوری دی گئی۔ 22 مارچ 2005ء کو دو روزہ عرب سربراہ کانفرنس الجزائر میں ہوئی جس میں فلسطین میں یہودی آبادکاری اور توسیع پسندی کی مذمت کے ساتھ عالمی عدالت انصاف کی جانب سے فلسطین میں یہودی آبادکاری کے خلاف منظور کردہ فیصلوں کی تائید کی گئی۔ 2009ء میں دوحہ میں ہونے والی عرب سربراہ کانفرنس میں فلسطینی دھڑوں میں پائے جانے والے اختلافات دور کرنے پر زور دیا گیا۔ اسرائیل پر یہودی توسیع پسندی، نسل پرستی، القدس کے خلاف اقدامات کو مسترد کردیا گیا۔ 2010ء میں لیبیا کے شہر سرت میں ہونے والی عرب سربراہ کانفرنس میں القدس کے دفاع کے لیے عرب ممالک کی سطح پر تحریک چلانے کا اعلان کیا گیا۔ اس کے علاوہ سلامتی کونسل، یورپی یونین اور یونیسکو کو قبلہ اول کے حوالے سے اسرائیلی سازشوں سے آگاہ کرنے کا اعلان کیا گیا۔ چھبیس اور ستائیس مارچ 2013ء کو قاہرہ میں ہونے والی عرب سربراہ کانفرنس میں دوحہ میں ہونے والے سربراہ کانفرنس کے فیصلوں کی توثیق کی گئی اور القدس کے لیے عرب فنڈ کے قیام اور اس کے لیے ایک ارب ڈالر کی رقم کا اعلان کیا گیا۔ 26 مارچ 2014ء کو کویت اور 25 جولائی 2016ء کو موریتانیہ میں عرب سربراہ کانفرنسوں کا انعقاد کیا گیا۔

ابھی تو یہ انگڑائی ہے

حضرت مولانا عبید اللہ خان اعظمی سابق ممبر پارلیامنٹ (راجیہ سبھا)

میں سب سے پہلے مولانا محمد ولی رحمانی صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، کہ انہوں نے مجھ ۷۰/سال کے بوڑھے کے اعضاء وجوارح میں وہی ۱۹۸۴ء والی توانائی بھر دی اور مسلمانوں کے اتحاد کا ایسا نظارہ دکھایا جسے دیکھنے کی تمنا ایک مدت سے میرے دل میں انگڑائی لے رہی تھی، کسی بپھرے ہوئے سمندر کی طرح مسلمان پٹنہ کے گاندھی میدان میں امنڈ پڑے تھے اور ہر طرف انسانی سروں کا سمندر موجیں مارتا نظر آرہا تھا، ایک ایسا سماں تھا، جس نے امیدوں کے بجھتے ہوئے چراغ کی لو ایک دم سے بڑھا دی ہے، اور اب لگنے لگا ہے کہ امت کے افراد اپنے اچھے برے کو نہ صرف سمجھ رہے ہیں بلکہ محدود مفاد کے دینی سوداگروں کی تنگ دامانی بھی بھانپ چکے ہیں، شریعت اسلامیہ اپنے مذاہب اربعہ میں بھی ایک دوسرے سے فروعی معاملات میں اختلاف رائے و عمل رکھتی ہے، مگر مشترکہ اقدار وارکان میں ان میں کہیں بھی کوئی تصادم نہیں ملتا ہے، آج کی دستار فضیلت یہ کہتی ہے کہ نہیں ملت، امت، شریعت کچھ بھی نہیں صرف ہمارا مسلک ہی سب کچھ ہے۔ عبید اللہ خان اعظمی امام احمد رضا خان اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی بارگاہ کا ایک ادنیٰ خادم ایسی فکر کو دوش ہوا پر اڑاتا ہے۔ میں ایسے کم نظروں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا دین بچاؤ دیش بچاؤ کانفرنس کوئی تبلیغی اجتماع تھا، یا سنی حضرات کی کانفرنس؟ کامیابی اور مقبولیت کا عالم یہ ہے کہ آج صرف ہندوستان کے طول وعرض میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں جہاں ہندوستانی مسلمان رہتے ہیں، یہ کانفرنس گفتگو کا عمومی عنوان بن گئی ہے، سماجی رابطے کے مقبول ترین ذریعہ واٹس ایپ پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ ریلیوں کی تصاویر اور ویڈیوز شیئر کر رہے ہیں، ریلی میں شریک ہونے والے تقریباً سبھی افراد واشخاص بیک زبان کہتے نظر آرہے ہیں کہ انسانی سروں کا اتنے بڑے سمندر کو انہوں نے آج تک سڑکوں یا میدانوں میں کسی بھی عنوان یا موقع سے لہراتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔ لوگ اپنے اپنے طور پر مسلمانوں کے اس تاریخی جم غفیر کا اندازہ لگانے میں مصروف ہیں، بعض افراد یہ کہتے ہوئے نظر آرہے ہیں، کہ بلا مبالغہ تیس لاکھ کا مجمع تھا، گاندھی میدان کے علاوہ اطراف کی سڑکیں بھری ہوئی تھیں، چہار جانب سے دس کیلومیٹر تک بسوں کی قطار لگی ہوئی تھی، اور صبح ۸/بجے کے بعد آنے والی بسوں کو دس کیلومیٹر پہلے روک دیا گیا اور یوں لمبی مسافت طے کر کے لوگ گاندھی میدان میں پہونچے، کچھ لوگوں نے اندازہ لگایا ہے کہ ۲۰/لاکھ کا مجمع تھا، کچھ پندرہ لاکھ تو بعض لوگ دس لاکھ بتا رہے ہیں، تاہم ایک محتاط اندازے کے مطابق دس لاکھ سے اوپر کی تعداد ہر حال میں تھی، امارت شرعیہ پھلواری شریف، بہار کی جانب منعقدہ دین بچاؤ دیش بچاؤ کانفرنس میں میں مسلم لیڈروں نے مرکز کی مودی حکومت سے تین طلاق بل واپس لینے اور اقلیتوں اور دلتوں کو خوفزدہ کرنے کے لیے ہونے والی کوششوں کا فی الفور تدارک کا مطالبہ کرتے ہوئے حکومت ہند و اس کے مکھیا نریندر بھائی مودی کو یہ باور کرا دیا ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کی اس سرزمین سے وابستگی تاریخی ودائمی ہے، اور وہ ایسی مذموم کوششوں سے نہ کبھی ڈرے ہیں اور نہ ہی آئندہ ڈرنے والے ہیں، ۲۰۱۴ء میں ہندوستان کی گدی پر بیٹھنے کے بعد بھارتیہ جنتا پارٹی نے اپنا سیاسی وجود آر ایس ایس اور زعفرانی تنظیموں کے حوالے کر دیا ہے، اور ان کے ہی اشارے پر ہندوستان جیسے کثیر المذاہب اور رنگا رنگ تہذیب وثقافت والے ملک کو ایک خاص نظریہ اور عقیدہ کا ملک بنانے میں لگی ہوئی ہے، حالانکہ یہ ایک تاریخی صداقت ہے کہ اس طرح کی ہر سعی پہلے بھی ناکامی سے دوچار ہوتی رہی ہے، اور آگے بھی یہی حشر ہونے والا ہے، مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دلتوں کے لیے بھی عرصۂ حیات تنگ کرنے کی اس مہم میں آر ایس ایس کا رول کلیدی ہے، اور نریندر مودی آر ایس ایس کے پرچارک رہ چکے ہیں اور آج بھی وہ ملک کے وزیر اعظم کم اور آر ایس ایس کے پرچارک زیادہ ہیں، اپنے سیاسی عزائم ومقاصد کے حصول کے لیے شریعت اسلامیہ کے تقدس کے ساتھ کھلواڑ کا انجام قطعی اچھا نہیں ہوسکتا ہے، اس کا واضح پیغام امت مسلمہ نے مولانا محمد ولی رحمانی کی دعوت پر گاندھی میدان میں سیلاب کی طرح امنڈ کر دے چکی ہے۔

شریعت میں مداخلت کر کے اسلامی ثقافت کو مجروح کرنے کی اگر کوشش یونہی جاری رہتی ہے تو تاریخ ایک بار پھر اپنے آپ کو دہرائے گی، اور جس اتحاد واتفاق کا مظاہرہ شاہ بانو کیس کے دوران مسلمانوں نے کیا تھا، اس سے بھی کہیں زیادہ جوش وجذبے اور تعداد کے ساتھ اس معاملہ میں مسلمانان ہند سینہ سپر ہو جائیں گے۔

گذشتہ چند برسوں سے سیاسی عزائم کے لیے مذہب اور شریعت سے کھلواڑ کیا جا رہا ہے، اور اسلامی ثقافت اور قرآنی تعلیم کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، یہ بات صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ ملک سیکولر اور جمہوریت پسند ہندو طبقہ بھی سمجھ رہا ہے اور وہ اب اس حکومت کے فرقہ وارانہ جھانسے میں نہیں آنے والا۔ تین طلاق سے متعلق بل لا کر شریعت میں مداخلت کا ایک نیا دروازہ کھولا گیا ہے۔

شریعت میں مداخلت اور خواتین کی حفاظت کے نام پر تین طلاق کے خلاف بل پاس کرانا اور اس کو بزور طاقت نافذ العمل کرنا شہریوں کو آئین کی روشنی میں ملنے والے بنیادی حقوق کی صریح خلاف ورزی، حکومت کو اپنے رویہ میں تبدیلی لانے اور قرآن وحدیث کی حرمت کو پامال کرنے سے باز آجانے کی ضرورت ہے، تین طلاق کے خلاف قانون سازی کا عمل نہ صرف یہ کہ ایک سیکولر جمہوری ملک میں ملنے والی مذہبی اور شرعی آزادی پر راست حملہ ہے، بلکہ یہ بل بھی تضادات کا مجموعہ ہے، موجودہ مرکزی حکومت ملک کے موجودہ سیکولر جمہوری ڈھانچے کو ہی تباہ کرنے پر آمادہ ہے، اس لیے وہ کبھی مندر مسجد کا تنازع پیدا کرتی ہے، تو کبھی لو جہاد اور گئو رکشا کے نام پر مسلم اقلیت میں خوف وہراس کا پیدا کرتی ہے، بھارتیہ جنتا پارٹی کے بے لگام لیڈر اپنے اشتعال انگیز بیان ملک کے مسلمانوں، دلتوں اور کمزور طبقے میں خوف پیدا کر رہے ہیں اور نریندر مودی جو ہر موضوع پر گفتگو کرنے کے عادی ہیں، اس کو سرے سے نظر انداز کر رہے ہیں، مطلب صاف ہے کہ ان کی طرف سے بھی کھلی چھوٹ ملی ہوئی ہے۔ ورنہ ان کے خلاف پروین توگڑیا بھی کچھ بولنا چاہیں تو ان کو جان سے جانے کا خطرہ در پیش آجاتا ہے۔ حکومت نفرت اور خوف کے ماحول کو ختم کر کے سماج میں مساوات ویکجہتی قائم کرنے کا کام کرتی ہے، جب کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت بالکل اس کے برعکس کر رہی، وہ صدیوں پرانے مشترکہ سماج کو تقسیم کر کے اپنا سیاسی مقصد حاصل کرنا چاہتی ہے، مسلمانوں کے علاوہ دلت اور دیگر چھوٹی اقلیتیں بھی اس ملک میں آج محفوظ نہیں ہیں۔

خوف وسراسیمگی کے اس ماحول کی خبر پوری دنیا کو ہے، صرف ہماری مرکزی حکومت اور اس کے سربراہ نریندر مودی کو اس کی خبر نہیں ہے، اس تجاہل عارفانہ کو ہندوستانی عوام بخوبی سمجھ رہے ہیں اور وقت آنے پر جمہوری طور پر ایسی سوچ کو سزا بھی دیں گے۔

”ریپ مکت بھارت“ بنانا ہے تو اسلامی قانون نافذ کرنا ہوگا

مولانا سہیل اختر قاسمی نائب قاضی امارت شرعیہ

اسلامی قانون کی حکمت عملی یہ ہے کہ مجرم جرم کرنے سے رک جائے۔ اسلام میں جسمانی سزا پر اسی وجہ سے زیادہ زور دیا گیا ہے۔ کوڑے مارنا، سنگ سار کرنا، گردن قلم کرنا اسلامی سزاؤں میں سے ہے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ آج جسمانی سزا نہ دے کر صرف جیل کی سزا دے دی جاتی ہے جس سے مجرم کی ذہنیت تبدیل نہیں ہوتی۔ وہ جیل سے بھی جرم کو انجام دیتا ہے اور جیل سے باہر آنے کے بعد بھی اسی کام میں لگ جاتا ہے۔ اگر اسلامی قانون کو ملک میں نافذ کر دیا جائے تو آج آبروریزی اور عصمت دری کے جو واقعات ہو رہے ہیں، وہ ختم ہو جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کے بہت سے دانشوران اور کئی سیاسی رہنما بھی عصمت دری کے معاملات میں اسلامی سزا کی وکالت کر چکے ہیں۔ آج ملک میں آبروریزی کے واقعات میں بے تحاشہ اضافہ ہوا ہے، روزانہ کسی نہ کسی جگہ سے اس کی خبر آہی جاتی ہے۔ ایک سروے کے مطابق ہندوستان میں ہر دو منٹ پر ایک آبروریزی کا واقعہ ہوتا ہے۔ حکومت بھی اس پر قابو پانے میں ناکام دکھائی دے رہی ہے۔ اگر ہندوستان کو ریپ سے پاک بنانا ہے تو اسلام نے جو زنا کی سزا مقرر کی ہے، حکومت اسے نافذ کرے۔ اگر ہندوستان کی حکومت یہ چاہتی ہے کہ عورتوں اور بچیوں کو عزت ملے اور ہندوستان آبروریزی کے واقعات سے پاک بنے، تو یہ ضروری ہے کہ اسلامی قانون کو نافذ کیا جائے۔ اس کے بعد جرم کرنے والا خود بخود جرم کرنے سے باز آجائے گا۔ حال کے دنوں میں ہندوستان میں ہوئی آبروریزی کے واقعات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مولانا سہیل اختر قاسمی نے کہا کہ اس سے ہمارا سر جھک جاتا ہے۔ اتر پردیش کے اناؤ میں لڑکی کے ساتھ اجتماعی آبروریزی، کٹھوعہ میں 8 سالہ آصفہ کے ساتھ اجتماعی آبروریزی کے بعد قتل، بہار کے سہسرام، جھارکھنڈ کے صاحب گنج میں ہوئے آبروریزی کے واقعات نے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ انسان کی ذہنیت کتنی کم تر ہو چکی ہے۔ وہ سزا کی پرواہ بھی نہیں کرتا۔ کئی رپورٹوں میں اس بات کا انکشاف ہوا ہے کہ ہر منٹ میں ہندوستان میں ایک آبروریزی کا واقعہ پیش آتا ہے۔ اس رپورٹ سے بین الاقوامی سطح پر ہمارے ملک کی شبیہ خراب ہو رہی ہے۔ حال ہی میں سوشل میڈیا پر کئی ایسے فوٹو وائرل ہوئے جس میں بعض لوگوں نے اپنے کپڑوں پر یہ جملہ لکھ کر مظاہرہ کیا کہ اپنی بچیوں کو محفوظ رکھنا ہے تو انہیں ہندوستان نہ بھیجیں۔ اسلام نے اس طرح کے جرم کیلئے جو سزا مقرر کی ہے، اگر وہی سزا ہندوستان کی حکومت بھی نافذ کر دے تو شاید مجرم جرم کرنے کے بارے میں سو بار سوچے گا۔ دوسرے لوگوں کیلئے بھی اس کی سزا ایک مثال بن جائے گی اور وہ جرم کرنے سے رک جائیں گے۔ آبروریزی کے واقعات کے سروے سے پتہ چلتا ہے کہ پوری دنیا میں سب سے کم ریپ کے واقعات سعودی عرب میں ہوتے ہیں، اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ وہاں ریپ کرنے والوں کو سر عام قتل کر دیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے بہت کم ہی کسی کو ایسے گھناؤنے کام کو کرنے کی ہمت ہو پاتی ہے۔

ہمارے ملک کا حال یہ ہے کہ کئی سال تو بے چاری ریپ کی شکار مظلوم لڑکی کو یہ ثابت ہی کرنے میں لگ جاتے ہیں کہ اس کے ساتھ ریپ ہوا ہے، پھر پولیس اور عدالت کا طریقہ کار اور تفتیشی عمل اتنا تکلیف دہ ہوتا ہے کہ اسے ہر تفتیش ایک مستقل ریپ محسوس ہوتی ہے۔ ایسے ایسے سوالات اس سے کیے جاتے ہیں کہ شرم سے وہ مقدمہ ہی واپس لینے پر مجبور ہو جاتی ہے، اگر کوئی ہمت سے ڈٹی رہتی ہے، تو بھی بمشکل سات سال یا اس سے بھی کم قید کی سزا ریپسٹ کو ملتی ہے، جس سے اس کی ذہنیت پر کوئی اثر نہیں ہوتا بلکہ اور دیدہ دلیری کے ساتھ اس عمل کو کرنے کی ٹھان لیتا ہے۔ آج اس طرح کے جو واقعات ہو رہے ہیں، وہ کسی ہندو یا مسلمان کا معاملہ نہیں ہے بلکہ ایک ہندوستانی بہن بیٹی کا معاملہ ہے۔ اس طرح کے جرم میں سفید پوش بھی پیچھے نہیں ہیں۔ پولیس بھی بہت مرتبہ مجرموں کو بچانے میں لگ جاتی ہے بلکہ اب تو حد یہ ہو گئی ہے کہ بعض سیاسی پارٹیوں کے بے ضمیر کارکنان بھی مجرمین کی پشت پناہی کرنے لگے ہیں۔ کٹھوعہ کے واقعہ میں جس طرح سے ایک خاص پارٹی کے کارکنان نے ملزم کی پشت پناہی کی اور اس کو سزا سے بچانے کے لیے تھانے تک کا گھیراؤ کیا، اس سے پورا ملک شرمندہ ہے، ملک کیلئے یہ رجحان خطرناک ہے۔ اگر جلد ہی اس کے بارے میں کوئی مضبوط قدم نہیں اٹھایا گیا تو حالات اور بدتر ہو سکتے ہیں۔

rs\MD ASADULLAH\Downloads\23.4.2018.inp 22-04-2018 18:10 PAGE 6 (1,1)

دین بچاؤ دیش بچاؤ کانفرنس کی تاریخی کامیابی پر امیر شریعت کا پیغام

میرے بھائیو! امارت شرعیہ کی تحریک پر تمام دینی وملی جماعتوں، خانقاہوں اور تنظیموں کی تائید اور حمایت کے ساتھ ۱۵ر اپریل ۲۰۱۸ء کو پٹنہ کے گاندھی میدان میں ہونے والی دین بچاؤ دیش بچاؤ کانفرنس کی تاریخی کامیابی پر سب سے پہلے ہم اللہ تبارک تعالیٰ کے حضور میں سجدۂ شکر بجالاتے ہیں، اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ سبھی حضرات کی اس حاضری کو قبول کرے اور اس کو دین وملت کے لیے فتح وسربلندی کا ذریعہ بنائے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان تمام لوگوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے نہ تو تپتی دھوپ کی پرواہ کی، نہ پیاس کی شدت نے ان کے قدموں میں لغزش پیدا کی، نہ راستے کی دشواریوں نے ان کے پاؤں میں بیڑیاں لگائیں، بلکہ سبھی دشواریوں اور دقتوں کو پس پشت ڈال کر محض رضائے الٰہی کے حصول اور، فرمان نبوی کی عظمت وتقدس اور دین وشریعت اور ملک وملت کی حفاظت، آئین ہند کے وقار کی بحالی کے لیے پوری مضبوطی اور دینی حمیت وجذبے کے ساتھ انتہائی سکون واطمینان کے ساتھ، اسلامی تہذیب کی مکمل نمائندگی کرتے ہوئے کانفرنس میں تشریف لائے اور اس ملک کی ملی تاریخ میں ایک نیا باب رقم کر گئے۔ یقیناً آپ کو لا تعداد دشواریاں ہوئی ہوں گی، پیاس کی شدت سے آپ کی زبانیں خشک ہوئی ہوں گی، دھوپ کی تپش نے آپ کے بدن کو جھلسایا ہوگا، مگر شریعت مصطفوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی بلندی کے لیے آپ کے جذبے میں ذرہ برابر کمی نہ آئی، یقیناً آپ کے دلوں کی آواز نے ایوان باطل کو سہما دیا ہے اور عنقریب آپ اس کا دور رس اثر دیکھیں گے۔

عینی شاہدین نے بتایا کہ لاکھوں کا مجمع پٹنہ کے مضافات میں ٹریفک میں پھنسا ہوا تھا، جو کانفرنس کی جگہ تک نہیں پہونچ سکا، لیکن جذبے کا عالم یہ تھا کہ ساٹھ ساٹھ برس کے بوڑھے کہہ رہے تھے کہ آپ صرف راستہ بتا دیجئے ہم پیدل گاندھی میدان پہونچ جائیں گے، ہوسکتا ہے کہ آپ میں سے بہتوں کی جسمانی موجودگی گاندھی میدان میں نہ ہوسکی ہو، لیکن آپ روحانی اور فکری طور پر یہاں ہمارے ساتھ موجود تھے اور آپ کی فکر اور دینی حمیت کراماً کاتبین کے رجسٹر میں درج ہورہی تھی۔

اس کانفرنس کی کامیابی پر ہم تمام ملی تنظیموں، قومی اداروں اور مختلف مسالک کے نمائندوں، پٹنہ کی تمام مساجد کے ائمہ کرام کو مبارک باد دیتے ہیں اور شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ کی حمایت اور تعاون کے بغیر ہم اس کامیاب کانفرنس کا تصور نہیں کر سکتے تھے۔ ساتھ ہی امارت شرعیہ کے تمام ذمہ داروں، کارکنان، کانفرنس کے لیے بنائی گئی کمیٹیوں کے تمام ارکان، دار العلوم الاسلامیہ، المعہد العالی، ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ، ایم ایس ایم اسپتال کے تمام ڈاکٹروں اور اسٹاف کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے تقریباً تین مہینوں سے شب وروز جو محنت کی ہے، اس کا حقیقی اجر تو اللہ تعالیٰ ہی دیں گے، اس کامیاب کانفرنس کے خدوخال کو بنانے سے لے کر اس کو کامیابی کی بلندی تک پہونچانے تک ہر ہر قدم پر آپ کی شبانہ روز محنتیں نمایاں تھیں۔

تمام اہل پٹنہ کا شکریہ کہ آپ نے میزبانی کا پورا حق ادا کیا، کانفرنس میں شریک ہونے کے لیے ملک کے طول و عرض سے آنے والی لاکھوں کی بھیڑ کے لیے جس طرح سے آپ نے دیدہ ودل کو فرش راہ کیا اور ان کو سہولت پہونچانے کے لیے جو انتظامات کیے اس کا اعتراف ہر شخص کر رہا ہے اور بہت سے جہاں دیدہ وسرد وگرم چشیدہ لوگوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے ملک کی آزادی کے بعد سے اتنا بڑا منظم اور مہذب مجمع بھی نہیں دیکھا۔ آپ کی میزبانی کا چرچا ہر خاص وعام کی زبان پر ہے، اور اس کا بہترین اجر خالق کائنات کے ہاتھ میں ہے۔

تمام کمیٹیوں کے ارکان، کنوینر اور تمام رضا کاروں کا شکریہ کہ آپ نے اپنی بھوک، پیاس، گرمی اور تھکن کی پرواہ نہ کی اور مہمانوں کو سہولت پہونچانے، ان کی خدمت کرنے اور انتظامات کو بحال رکھنے میں لگے رہے۔ آپ میں سے بیشتر گاندھی میدان میں موجود نہیں تھے، نہ آپ کا نام کہیں تھا، نہ آپ کی فوٹو کسی اخبار کی زینت بنی، لیکن یاد رکھئے آپ گھڑی کی اس مشین کی طرح تھے جو سامنے نظر نہیں آتی لیکن اس کے بغیر گھڑی کا کوئی کانٹا ایک قدم نہیں بڑھ سکتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہتر اجر دے گا اور اس کے رجسٹر میں آپ کا نام اس کانفرنس کی صف اول میں ہوگا۔ تمام خواتین کا بھی شکریہ کے دھوپ اور گرمی کے باوجود وہ کانفرنس میں آئیں اور شریعت اسلامیہ کے تئیں اپنے عزم ویقین کا اظہار کیا۔

حکومت بہار اور پوری پولیس انتظامیہ کا شکریہ کہ آپ کی مستعدی اور بہتر انتظام سے اس کامیاب کانفرنس کے انعقاد میں بڑی مدد ملی، وزیر اعلیٰ، ہوم سکریٹری، پٹنہ کمشنر، ڈی ایم پٹنہ، سینئر ایس پی، اے ڈی ایم، پٹنہ اور تمام مضافاتی اضلاع کے تمام ایس پی، ٹریفک ایس پی اور پوری پولیس ٹیم کا شکریہ کہ انہوں نے تندہی اور چابکدستی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیے اور کانفرنس کی انتظامیہ کے ساتھ تال میل رکھتے ہوئے مجمع کو منظم رکھنے میں اہم کردار ادا کیا ہم اس کا تہ دل سے اعتراف کرتے ہیں اور شکریہ ادا کرتے ہیں۔

آخر میں ایک بار پھر آپ سب کی خدمت میں شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کامیابی ہمارے ذہنوں میں کبر اور غرور پیدا نہ کردے، اور اللہ سے غافل نہ کردے، یہ ساری کامیابی خدائے وحدہ و لاشریک کی عنایت ہے۔ ہمارے قدموں کو زمین پر ہی ہونا چاہئے، اور اس کانفرنس سے جو تحریک پیدا ہوئی ہے اور جو انقلاب آیا ہے، اس تحریک کو آگے بڑھتے رہنا چاہئے، کسی قسم کی افواہ، یا چہ میگوئیاں آپ کو اس کانفرنس کے مقاصد کے تئیں غلط فہمی میں مبتلا نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کانفرنس کا بہتر اور دیر پا اثر پیدا کرے اور ہم سب لوگوں کی محنت اور قربانیوں کو قبول کرے، آمین یارب العالمین!

دین بچاؤ دیش بچاؤ کانفرنس کی تحریک جاری رہے گی: ناظم امارت شرعیہ

امارت شرعیہ کے میٹنگ روم میں کارکنان امارت شرعیہ کی اہم نشست میں ناظم امارت شرعیہ کا فکر انگیز خطاب دین بچاؤ دیش بچاؤ کانفرنس کی تاریخ ساز کامیابی پر ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی صاحب نے امارت شرعیہ کے تمام کارکنان، مبلغین وعمال کے خصوصی اجتماع میں کہا کہ دین بچاؤ دیش کانفرنس صرف کانفرنس نہیں ہے، بلکہ یہ ایک تحریک ہے اور ہماری یہ تحریک جاری رہے گی اور ہم آنے والے دنوں میں ہندو مسلم بھائی چارگی اور آپسی اتحاد کی ایسی فضا بنائیں گے کہ نفرت کا پرچار کرنے والوں کی ہوا نکل جائے گی، ناظم صاحب نے کہا کہ حق وانصاف کی یہ جنگ جاری رہے گی اور ہم اس وقت تک اس تحریک کو جاری رکھیں گے، جب تک ملک میں امن وامان کی فضا پورے طور پر نہ قائم ہوجائے، ہم سب ابھی ایک سفر سے واپس آئے ہیں اور دوسرے سفر کی تیاری میں لگ جائیں، ناظم صاحب نے کہا کہ اس کانفرنس کے تعلق سے ایسے لوگ شکوک وشبہات پیدا کر رہے ہیں، جو پیچھے رہ جانے والے ہیں، ماضی میں بھی امارت شرعیہ کے قیام کے تعلق سے فکر امارت پر بہت سارے لوگوں نے شکوک وشبہات ظاہر کیے تھے مگر جب ہمارے بزرگوں نے ایمانی بصیرت اور دینی فراست کے ساتھ اس کی بنیاد ڈالی تو آج اس فکر کی پنچانوے فیصد سے زیادہ لوگ پورے ملک میں حمایت کر رہے ہیں، جو اس بات کی دلیل ہے کہ ہمارے اکابر کی فکر کس قدر مستحکم ومضبوط تھی، امارت شرعیہ کے ہمارے سارے امراء درحقیقت علم وفضل وزہد وتقویٰ کے روشن چراغ تھے موجودہ امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب دامت برکاتہم کی مدبرانہ قیادت سے امت مضبوط ہو رہی ہے، اور ہم سب امارت کے اصول وضابطے پر سختی سے عمل پیرا ہیں، اس لئے ہمیں کسی شک وشبہ میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے، ناظم صاحب نے یہ بھی کہا کہ خواتین کے اجتماعات نے ملک کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے، اس سے اسلام کی عظمت ظاہر ہوئی ہے اور نفرت کے بادل چھٹے ہیں، انشاء اللہ دین بچاؤ دیش بچاؤ کانفرنس سے بھی ملک میں خیر سگالی کی ہوا چلے گی اور اس کے اثرات دور تک اور دیر تک محسوس کیے جائیں گے۔ ناظم صاحب نے اس موقع سے امارت شرعیہ کے تمام کارکنان، ذمہ داران، تمام رضا کاروں، ائمہ کرام، دینی وعصری اداروں کے ذمہ داران اساتذہ وطلبہ، مدارس کے طلبہ واساتذہ، تمام ملی ودینی تنظیموں کے سربراہان کے ساتھ ساتھ کانفرنس میں آنے والے سبھی مردوں اور عورتوں کا شکریہ ادا کیا اور ان کے تعاون کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ آپ سبھی لوگوں کے تعاون سے ہی ہم لوگ اتنا بڑا پروگرام منعقد کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں، اس لیے آپ سبھی حضرات مبارک باد کے مستحق ہیں۔ ناظم صاحب نے یہ بھی کہا کہ اب اس کے علاوہ ملک کے دیگر حصوں میں بھی جلد دین بچاؤ دیش بچاؤ کے نام سے کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ نائب ناظم مولانا شبلی القاسمی نے کہا کہ امارت شرعیہ کے تمام ذمہ دار حضرات وکارکنان مبلغین نے جس حوصلہ اور ہمت کے ساتھ اس اجلاس کو کامیاب بنایا اس کے لئے ہم انہیں مبارکباد دیتے ہیں، ہمت اور حوصلہ ہماری پونجی ہے اور اس پونجی کو ہم کبھی بھی ضائع نہیں ہونے دیں گے، اللہ کے فضل سے دین بچاؤ دیش بچاؤ کانفرنس بہت کامیاب ہوئی، جو انشاءاللہ تحریک کی شکل میں جاری رہے گی، اس تحریک کو کمزور کرنے کے لئے بہت سے لوگ سازشیں کر رہے ہیں، ہم ان کی اس سازشوں سے ہرگز شکستہ دل نہ ہوں، بلکہ اس تحریک کو مزید قوت کے ساتھ آگے بڑھایا جائے گا۔ مولانا سہیل احمد ندوی نائب ناظم نے کہا کہ دین بچاؤ دیش بچاؤ پروگرام میں کچھ لوگ بچھڑ گئے تھے امارت شرعیہ کی کوششوں سے وہ سب لوگ آہستہ آہستہ اپنے گھروں کو لوٹ رہے ہیں، اور جو لوگ بچھڑے ہوئے ہیں ان کی تلاش جاری ہے، اگر کسی شخص کو اس طرح کے اصحاب نظر آئیں تو وہ فورا دفتر امارت شرعیہ کو مطلع کریں یہاں سے انہیں گھر پہونچانے کا انتظام کیا جائے گا۔ آخر میں ناظم امارت شرعیہ کی دعا پر یہ مجلس اختتام کو پہونچی۔

امارت شرعیہ نے دین بچاؤ دیش بچاؤ کانفرنس کے نام پر کوئی سفارش نہیں کی: امیر شریعت

خالد انور کے ایم ایل سی بنائے جانے پر امیر شریعت کا وضاحتی بیان

۱۵ر اپریل کو گاندھی میدان پٹنہ میں ہونے والی دین بچاؤ دیش بچاؤ کانفرنس بہت ہی کامیاب اور تاریخ ساز رہی۔ آزادی کے بعد پہلی بار مسلمانوں کا اتنا بڑا مجمع کسی ایک جگہ پر اپنے حقوق کی بازیابی اور اپنے دین و شریعت کی حفاظت کے لیے جمع ہوا، اور یقیناً اس کے دوررس نتائج پیدا ہوں گے، اس کانفرنس نے مسلمانوں کو ہمت اور حوصلہ دیا ہے اور اس جمہوری ملک میں اپنی افرادی قوت کے مظاہرہ کا موقع فراہم کیا ہے۔

۱۵ر اپریل کو کانفرنس کے اختتام کے بعد کانفرنس کی نظامت کر رہے ڈاکٹر خالد انور کو ایم ایل سی بنائے جانے کا اعلان نتیش کمار کی پارٹی جنتا دل یونائیٹیڈ نے کیا۔ اس کے بعد سے سوشل میڈیا پر افواہوں اور چہ میگوئیوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ لوگ خالد انور کے ایم ایل سی بنائے جانے کو دین بچاؤ دیش بچاؤ کانفرنس سے جوڑ کر دیکھنے لگے۔ اس سلسلہ میں میں یہ صاف طور پر کہہ دینا چاہتا ہوں کہ خالد انور کے ایم ایل سی بنانے کا کوئی تعلق اس کانفرنس سے اور امارت شرعیہ سے نہیں ہے۔ امارت شرعیہ کی یہ تاریخ رہی ہے کہ اس نے ہمیشہ حق کی آواز بلند کی ہے، اور ہمیشہ قوم وملت کے تحفظ وبقاء، شریعت اسلامیہ کی حفاظت اور دستور وآئین کی سربلندی کے لیے آواز بلند کی ہے۔ دین بچاؤ دیش بچاؤ کانفرنس کا مقصد بھی یہی تھا۔ اس لیے میری تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ اس کانفرنس سے جو تحریک پیدا ہوئی ہے اور جو انقلاب آیا ہے اس کو کمزور نہ پڑنے دیں، کسی قسم کی افواہ یا چہ میگوئیوں کی وجہ سے آپ اس کانفرنس کے تئیں غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کے دلوں سے ایک دوسرے کے تئیں بدظنی اور بدگمانی کو نکال دے، اور اس کانفرنس کو پوری ملت اسلامیہ کے لیے اتحاد ویکجہتی اور شریعت مصطفوی علی صاحبھا الصلواۃ والسلام کی سربلندی کا ذریعہ بنائے آمین۔

\MD ASADULLAH\Downloads\23.4.2018.inp 22-04-2018 18:10 PAGE 7 (1,1)

اخبارِ جہاں

شام کی صورت حال غیر واضح

روس کے نائب وزیر داخلہ سرگئی ریابکوف نے آج کہا کہ یہ کہنا بہت مشکل ہے کہ شام میں کیا حالات پیدا ہوں گے اور آیا وہ اپنی سالمیت برقرار رکھ سکے گا۔ روس کی خبر رساں ایجنسی انٹرفیکس کے مطابق مسٹر ریابکو دنے جرمنی کے نشریاتی ادارے ڈوئچے ویلے براڈ کاسٹ سے شام کی ممکنہ سالمیت یعنی ایک متحدہ مملکت بنے رہنے کے سوال پر کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ شام میں کس نوعیت کے حالات پیدا ہوں گے۔(یو این آئی)

روہنگیا پناہ گزینوں کی حالت قابل رحم: میانمار

میانمار حکومت کے ایک وزیر نے بنگلہ دیش میں مقیم روہنگیا پناہ گزینوں کی حالت پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کیمپوں میں ان کی حالت نہایت قابل رحم ہے۔سماجی فلاح و بہبود کے وزیرون میات نے بنگلہ کے دوروزہ دورہ کے بعد واپس آنے کے بعد نامہ نگاروں سے کہا کہ بنگلہ دیش کے پناہ گزینوں کے کیمپ میں رہنے والے تمام روہنگیوں کی حالت نہایت خراب ہے۔انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد ہے کہ جتنی جلدی ممکن ہوسکے روہنگیا پناہ گزینوں کو وطن واپس لانے کا کام شروع کرنا چاہئے کیونکہ مانسون جلد ہی شروع ہونے والا ہے اور مانسون کے دوران صورتحال مزید خراب ہوسکتی ہے۔بنگلہ دیشی حکومت نے سنیچر کے روز کہا تھا کہ ایک روہنگیا خاندان واپس آ گیا ہے۔ بنگلہ دیش کی حکومت اور اقوام متحدہ پناہ گزیں ایجنسی نے حالانکہ کہا کہ انہیں اس بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے۔ واضح رہے کہ میانمار میں فوجی کارروائی کے بعد تقریباً سات لاکھ روہنگیا اپنی جان بچاکر بنگلہ دیش میں پناہ لئے ہوئے ہیں۔(یو این آئی)

شمالی کوریا کی ناجائز سرگرمیاں، سخت کنٹرول کی ضرورت ہے، جی سیون ممالک

ترقی یافتہ سات صنعتی ممالک کے وزرائے خزانہ نے شمالی کوریا کی غیر قانونی و ناجائز سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے سخت نگرانی اور کنٹرول کی ضرورت پر زور دیا ہے۔یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب امریکہ نے شمالی کوریا کے ساتھ حال ہی میں اعلیٰ سطحی مذاکراتی عمل کی حیران کن خبریں سامنے آئی ہیں۔ امریکی ٹی وی کے مطابق وزرائے خزانہ کے اجلاس میں اس پہلو پر خاص طور پر توجہ مرکوز کی گئی کہ شمالی کوریا کسی نہ کسی طرح انٹرنیشنل پابندیوں کی خلاف ورزیوں کا ارتکاب کر رہا ہے۔جی سیون کے وزارائے خزانہ کے اجلاس میں برطانیہ، فرانس، کینیڈا، جرمنی، اٹلی، جاپان اور امریکا کے علاوہ یورپی یونین بھی شریک تھی۔ یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے، جب امریکہ نے شمالی کوریا کے ساتھ حال ہی میں اعلیٰ سطحی مذاکراتی عمل کی حیران کن خبریں سامنے آئی ہیں۔(فکر وخبر)

نائیجیریا میں لاسا بخار کی وباء پھوٹنے سے ایک سو ایک افراد ہلاک

نائیجیریا میں لاسا بخار کی وبا پھوٹ پڑنے کے نتیجے میں ایک سو سے زائد افراد ہلاک ہوگئے۔اس خطرناک وائرس نے نائیجیریا کی ۱۸/ریاستوں کو متاثر کیا ہے، جہاں چار سو سے زائد افراد اس وائرس کا نشانہ بنے ہیں۔میڈیا رپورٹس کے مطابق اپنے ایک بیان میں عالمی امدادی ادارے ڈاکٹرز ود آوٹ ڈبارڈ ز نے منگل کو جاری کیے گئے اپنے ایک بیان میں کہا کہ اس خطرناک وائرس نے نائیجیریا کی ۱۸/ریاستوں کو متاثر کیا ہے، جہاں چار سو سے زائد افراد اس وائرس کا نشانہ بنے ہیں۔فروری میں نائیجریا میں اسی بخار نے ۳۱۴/افراد کو متاثر کیا تھا، جن میں سے ۲۷/ ہلاک ہوگئے تھے۔لاسا وائرس خوراک اور گھریلو استعمال کی چیزوں پر چوہوں کے فضلے سے پھیلتا ہے۔اس کے علاوہ یہ وائرس متاثرہ شخص کے خون، جلد یا پیشاب کے ذریعے بھی دیگر افراد کو منتقل ہوسکتا ہے۔(فکر وخبر)

سعودی حکومت نے بن لادن گروپ کو گیارہ بلین ڈالر کا قرض دینے کا کیا اعلان

سعودی عرب کی بن لادن گروپ ایک عرصے سے مالی مشکلات کا شکار ہے لیکن اب سعودی حکومت نے اس پر نوٹوں کی بارش کردی ہے، سعودی وزارت خزانہ نے سعودی بن لادن گروپ کو گیارہ بلین ڈالر کا قرض دیا ہے جس سے تعمیراتی گروپ کو اپنے مسائل حل کرنے میں مدد ملے گی۔ یہ رقم حکومت کے ترجیحی منصوبوں کے کام، ملازمین اور قرض خواہوں پر خرچ ہوگی اور یہ بھی امکان ظاہر کیا گیا ہے کہ مستقبل قریب میں حکومت کی طرف سے مزید رقم بھی ملے گی۔بن لادن گروپ جس کے ایک لاکھ سے زائد ملازمین ہیں، ریاست کی بڑی تعمیراتی کمپنی ہے اور تیل کے علاوہ ریاست میں صنعت اور سیاحت کو فروغ دینے کے حکومتی منصوبوں پر بھی کام میں مصروف ہے۔یہ رقم جن منصوبوں کی تکمیل پر خرچ ہوگی ان میں ریاض میں کنگ عبداللہ فائنانشیل ڈسٹرکٹ، اور ۲۰۲۰ء میں جی 20 سمٹ کی میزبانی کیلئے نیو فائنانشل سنٹر شامل ہے، دیگر منصوبوں میں مسجد نبوی اور مسجد الحرام کے توسیعی منصوبے شامل ہیں۔(فکر وخبر)

لبنان سے پانچ سو شامی مہاجرین اپنے ملک کیلئے روانہ

شام اور لیبیا کی حکومتوں کے درمیان ہونے والے ایک معاہدہ کے تحت پانچ سو شامی مہاجرین لبنان کے جنوبی علاقوں سے واپس اپنے ملک روانہ ہوگئے۔مہاجرین کو لینے کے لیے شام کی جانب سے بھیجی گئیں پندرہ بسیں شمالی لبنان کے علاقے شیبا پہنچی تھیں۔وفد میں لبنانی فورسز کے سکریٹری جنرل بھی ہمراہ تھے جو دونوں ممالک کی سرحد میں موجود تھے۔شام میں خانہ جنگی شروع ہوتے ہی لبنان کے علاقے شیبا میں آکر بسنے والے پانچ سو کے قریب مہاجرین ان بسوں میں سوار ہوگئے جو برسوں سے یہاں رہائش پذیر تھے۔مہاجرین کو لے جانے والی بسوں کے شیشوں میں شامی صدر بشارالاسد کی تصاویر پر مبنی بڑے پوسٹرز آویزاں کیے گئے تھے۔شام کی سرکاری نیوز ایجنسی کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مہاجرین دارالحکومت دمشق کے جنوب مغربی علاقے بیت جن منتقل ہوں گے۔(قومی آواز)

کوئی بھی قصوروار نہیں؟؟؟

اسپیشل این آئی اے کورٹ نے سوموار کو مکہ مسجد بم دھماکہ معاملہ میں سبھی پانچوں ملزمین کو ثبوتوں کے ناکافی ہونے کی بنیاد پر بری کر دیا، ۱۸/مئی ۲۰۰۷ء کو حیدرآباد کی اس مسجد میں جمعہ کی نماز کے دوران ہوئے دھماکہ میں ۹/لوگ مارے گئے تھے اور ۵۸/افراد زخمی ہوئے تھے۔اس کے کچھ ہی دیر کے بعد بے قابو بھیڑ کو قابو کرنے کے لیے پولیس کے ذریعہ کی گئی فائرنگ میں مزید پانچ لوگوں کی جان چلی گئی تھی۔اتنے حساس معاملہ میں سبھی ملزمین کا ثبوتوں کے ناکافی ہونے کی بنیاد پر بری ہو جانا ہماری تفتیشی ایجنسیوں کی صلاحیت اور ان کے طریقہ کار پر سنگین سوال کھڑے کرتا ہے۔یہ اپنی نوعیت کا واحد معاملہ نہیں ہے۔مالے گاؤں بم بلاسٹ، سمجھوتہ ایکسپریس بم بلاسٹ اور مکہ مسجد بم بلاسٹ کچھ ہی مہینوں کے وقفہ سے ہوئے یہ تینوں دہشت گردانہ واقعات اس اعتبار سے خاص تھے کہ تینوں میں دائیں بازو کی دہشت گرد تنظیم ابھینو بھارت کا نام سامنے آیا تھا۔فطری طور پر ان تینوں معاملوں پر ہندوستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کی نگاہیں ٹکی ہوئی تھیں۔ان تینوں معاملوں میں نہ صرف جانچ کی رفتار غیر معمولی طور پر سست رہی، بلکہ اس کی لائن بھی بدلتی رہی اور جانچ کی ایجنسیاں بھی تبدیل ہوتی رہیں۔مالیگاؤں بلاسٹ میں تو خود سرکاری وکیل این آئی اے پر ملزمین کے خلاف جان بوجھ کر ڈھیلا رخ اختیار کرنے کا الزام لگا چکے ہیں۔بہر حال سارے شکوک وشبہات دھرے رہ جاتے بشرطیکہ مقدمہ اپنے منطقی انجام تک پہونچتا محسوس ہوتا۔مگر ہم دیکھ رہے ہیں کہ مقامی پولیس، سی بی آئی اور این آئی اے ان تینوں ایجنسیوں سے گذرتے ہوئے گیارہ سال بعد مقدمہ جب فیصلے کے مقام تک پہونچا تو عدالت اس نتیجہ پر پہونچی کہ اسے ثبوت نہیں مہیا کرائے گئے، یعنی سیدھا سوال جانچ ایجنسیوں کی اہلیت اور اعتماد پر ہے۔کیا جانچ کے دوران انہیں ایک بار بھی ایسا نہیں لگا کہ جنہیں انہوں نے پکڑا ہے ان کے خلاف ان کے پاس ناکافی ثبوت ہیں؟ تو انہیں اس امکان پر بھی کام کرنا چاہیے کہ حقیقی مجرم ان کی پہونچ سے کہیں دور نہ جا رہے ہوں؟ اگر ایسا تھا تو جانچ کی کوئی اور لائن پکڑنے سے ان کو کس نے روکا تھا؟ دوسرا امکان یہ ہو سکتا ہے کہ جانچ ایجنسیوں نے حقیقی مجرمین کو ہی پکڑا تھا، لیکن ان کے خلاف ٹھوس ثبوت فراہم کرنا ان کے ایجنڈے پر ہی نہیں آ پایا۔اگر ایسا ہے تو زیادہ سنگین معاملہ ہے اور اس کا نقصان ملک کو بعد میں بھی اٹھانا پڑ سکتا ہے۔اتنے سارے بے قصور لوگوں کے قتل کی سزا کسی کو بھی نہ ملے یہ خود اتنا بڑا کلنک ہے جس کا داغ دھونے میں ملک کو لمبا وقت لگ جائے گا۔(خون کے دھبے دھلیں گے کتنی برساتوں کے بعد)

کافی وقت سے ہندوستان کو ایک سافٹ اسٹیٹ (کمزور یا پلپلی ریاست) کہا جا رہا ہے، اس کا مطلب ہے کہ منظّم جرائم سے سختی کے ساتھ نمٹنے، مجرمین کو کیفر کردار تک پہونچانے اور انہیں قرار واقعی سزا دلانے کی کوئی مضبوط روایت ہمارے یہاں قائم نہیں ہو پائی ہے۔افسوس کی بات یہ ہے کہ ان تینوں دل دہلانے والے واقعات میں ہماری جانچ ایجنسیوں کی ناکامی ہماری اس تکلیف دہ شبیہ کو اور مضبوط بنائے گی۔(اداریہ نو بھارت ٹائمز ۱۷/اپریل ۲۰۱۸ء، ترجمہ: محمد عادل فریدی)

اب مایا کوڈنانی بھی بری

۲۰۰۲ء کے بدنام زمانہ گجرات فسادمیں ۹۷ مسلمانوں کی قاتل اور نرودا پاٹیا کی کلیدی ملزم وزیر اعظم نریندر مودی کی قریبی ساتھی مایا کودنانی کو بھی عدالت نے گجرات فسادات میں ملوث ہونے کے جرم میں بری کر دیا ہے ۲۰۱۲ء میں انہیں ذیلی عدالت نے مذہبی فسادات میں کلیدی کردار ادا کرنے پر اٹھائیس برس قید کی سزا سنائی تھی۔استغاثہ نے ثابت کیا تھا کہ وہ ستانوے مسلمانوں کی ہلاکت میں ملوث تھیں۔تریسٹھ سالہ قوم پرست ہندو خاتون سیاستدان مایا کودنانی نے ذیلی عدالت کی سزا کے خلاف گجرات ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی تھی۔اس نظر ثانی کی درخواست میں گجرات ہائی کورٹ نے خاتون لیڈر کو شک کا فائدہ دیتے ہوئے بری کر دیا، تاہم عدالت نے دیگر گیارہ مجرموں کی نظر ثانی کی درخواستیں مسترد کردی ہیں۔

گجرات ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد وکیل استغاثہ نے بتایا کہ عدالت نے شک کا فائدہ دے کر بری کرتے ہوئے کہا کہ ۲۰۰۲ء میں ہونے والے فسادات کے بعد کے تفتیشی سلسلے میں کسی بھی وقت کودنانی کا نام زیر بحث نہیں لایا گیا اور یہ اُس تفتیش میں سامنے آیا تھا جب خصوصی تفتیشی ٹیم نے ان فسادات کی چھان بین شروع کی تھی۔ وکیل استغاثہ آر سی کودکار کے مطابق کودنانی کے خلاف جو گیارہ گواہان پیش کیے گئے تھے، عدالت کے مطابق اُن کے بیانات میں بھی عدم توازن پایا جاتا ہے۔خصوصی تفتیشی ٹیم نے اپنی رپورٹ میں بیان کیا تھا کہ کودنانی مذہبی فسادات کے پسِ پردہ انتہائی متحرک تھیں، بھارتیہ جنتا پارٹی کی خاتون رہنما ریاست گجرات کی ۲۰۰۷ء سے ۲۰۰۹ء تک بچوں اور خواتین کے امور کی وزیر بھی رہ چکی ہیں۔اُس وقت ریاست گجرات کے وزیر اعلیٰ موجودہ وزیر اعظم نریندر مودی تھے۔ذیلی عدالت میں خصوصی تفتیشی ٹیم نے اپنی رپورٹ میں بیان کیا تھا کہ کودنانی مذہبی فسادات کے پسِ پردہ انتہائی متحرک تھیں اور وہ احمد آباد کے نواحی علاقے نرودا پاٹیا کے علاقے میں ہونے والی ہلاکتوں میں ملوث تھیں۔لیکن خصوصی ٹیم کی تفتیش کے ساتھ گجرات ہائی کورٹ نے اتفاق نہیں کیا۔مایا کوڈنانی سمیت ۳۲ میں سے ۱۷/لوگوں کو بری کر دیا گیا ہے۔تاہم، بابو بجرنگی کی عمر قید کی سزا کو برقرار رکھا گیا ہے۔ بابو بجرنگی کے علاوہ دیگر گیارہ افراد کی سزا برقرار رکھی گئی ہے۔ہائی کورٹ نے متاثرین کی اس عرضی کو بھی مسترد کر دیا ہے جس کے ذریعے انہوں نے اپنے لئے معاوضہ کا مطالبہ کیا تھا۔ گجرات ہائی کورٹ سے مایا کوڈنانی کے بری ہونے سے نرودا پاٹیا قتل عام کے متاثرین بے حد مایوس ہیں۔متاثرین کو یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ جس مایا کوڈنانی کو ذیلی عدالت سے سزا ملی تھی اسے ہائی کورٹ نے بری کیوں کر دیا! ہائی کورٹ کا فیصلہ آنے کے بعد ایک متاثرہ خاتون نے کہا، ”میری آنکھوں کے سامنے ہمارے خاندان کے ۸/افراد کو ہلاک کیا گیا تھا۔اگر یہ لوگ بے قصور ہیں تو کیا ہم نے خود اپنے بچوں کو قتل کیا ہے؟ اب مایا کوڈنانی بری ہوئی ہے، دو سال بعد بابو بجرنگی بھی رہا ہو جائے گا۔“

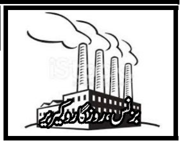

امارت پبلک اسکول بن کھنجو گریڈیہ میں تعلیم کا آغاز

افتتاحی تقریب میں علماء کرام کا پر مغز خطاب

سید محمد عادل فریدی

مورخہ ۱۲/اپریل ۲۰۱۸ء کو امارت پبلک اسکول بورو بن کھنجو گریڈیہ میں افتتاح درس کے موقع پر ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا، اس افتتاحی تقریب میں ملک کے مشہور عالم دین استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند (وقف) مولانا اسلام صاحب قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکنڈ ایک دینی وشرعی تنظیم ہے جو تقریباً سو سالوں سے قائم ہے اور اپنے نام سے نہیں بلکہ اپنی خدمات کی وجہ سے ملک و بیرون ملک میں جانی جاتی ہے جس نے ملت کی ہر موڑ پر رہنمائی کی ہے اور ملک کی سالمیت کو برقرار رکھنے میں اہم رول ادا کیا ہے ملک میں امن وامان کے قیام میں اس ادارے کے بزرگوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے الحمد للہ اس ادارے نے جہاں دارالقضاء قائم کر کے مسلمانوں کے عائلی معاملات کو حل کرنے کے لئے مختلف علاقوں میں قاضی مقرر کئے ہیں اور مصیبت کی گھڑی میں پریشان حال لوگوں کی مدد کو اپنا میدان بنایا ہے وہیں اعلیٰ تعلیم کے لئے المعہد العالی، دارالعلوم الاسلامیہ، اور تکنیکی تعلیم کے میدان میں کئی جگہ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ اور دیہی علاقوں میں قرآن کی تعلیم کو عام کرنے کے لئے چھوٹے چھوٹے مکاتب قائم کر کے بہار اڈیشہ وجھارکنڈ کے مسلمانوں کو ایک راہ دکھائی ہے، ادھر چند سالوں میں اس ملک کی فضا کو مسموم کرنے کی سازش ہو رہی ہے اور تعلیم کو بھگوا کرن کرنے کی کوشش اور مسلمانوں کے عقیدے وشریعت پر پے در پے حملے ہو رہے ہیں ان حالات کے پیش نظر حضرت امیر شریعت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے اسلامی ماحول میں انگریزی تعلیم کے فروغ کے لئے تینوں اسٹیٹ کے ہر ضلع میں اسکول قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کی شروعات حضرت نے صوبہ جھارکھنڈ کے رانچی اور گریڈیہ سے کی ہے، الحمد للہ دونوں اسکول میں تعلیم کی شروعات ہوگئی ہے ہم اس علاقے کے تمام مسلمانوں سے درخواست کرتے ہیں ان اسکولوں سے فائدہ اٹھائیں یہاں تعلیم بھی ملے گی اور تربیت بھی، مولانا صغیر صاحب امام وخطیب جامع مسجد کولڈیہا نے کہا کہ اسلام میں تعلیم کی بڑی اہمیت ہے تعلیم سے ہی اچھے سماج کی تشکیل ہوسکتی ہے اور ماحول کے گرد کو صاف کرنے میں تعلیم اہم کردار ادا کرتی ہے، موصوف نے کہا کہ خوبصورت وہ نہیں جو شکل وصورت کے اعتبار سے اچھا ہو بلکہ خوبصورت وہ ہے جو علم وادب سے آراستہ ہو، یتیم وہ نہیں جن کے والدین فوت ہو چکے ہوں بلکہ یتیم وہ ہے جو علم وادب سے بے بہرہ ہو اس لئے ہر فرد کو تعلیم سے آراستہ ہونے کی ضرورت ہے، مفتی سعید صاحب گریڈیہ نے کہا کہ اس طرح کے اسکول کی سخت ضرورت تھی جس کو امارت شرعیہ نے پورا کیا اور ملت کی رہنمائی کی، مولانا سرفراز صاحب نے کہا کہ امارت پبلک اسکول وقت کی اہم ضرورت تھی جس خواب کو ہم لوگوں نے دیکھا تھا اس کی تعبیر سامنے ہے اس اسکول سے علاقے کے تمام لوگوں کو فائدہ ہوگا، جناب قاری ضیاء اللہ صاحب نے کہا کہ اس علاقے کے مسلمان مجھ سے پوچھا کرتے تھے کہ کسی ایسے اسکول کی رہنمائی کیجئے جس میں عصری تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم بھی ہو تو ہم لوگ پریشان ہو جاتے تھے کوئی مناسب اسکول نظر نہیں آتا تھا لیکن الحمد للہ امارت پبلک اسکول کے قیام سے یہ خلا پر ہوا ہے، جناب قاری ایوب صاحب نے کہا کہ جس زمین پر یہ ہاسٹل اور امارت پبلک اسکول قائم ہے اس احاطہ میں امارت شرعیہ کے کئی منصوبے ہیں اس میں جہاں ایک طرف اسکول ہے وہیں آئی ٹی آئی کالج شروع کرنے کا بھی منصوبہ ہے اور امیر شریعت صاحب نے 18 فروری 2018ء کو امارت پبلک اسکول کے کلاس روم کا بھی سنگ بنیاد رکھا ہے اس کے بغل میں ایک اور زمین ہے جس پر ہاسپٹل بنانے کا ارادہ ہے ان تمام منصوبوں کے لئے ہم لوگ امیر شریعت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے حضرت کی توجہات کا شکریہ ادا کریں اس موقع پر ہمیں جناب تنویر صاحب کے نانا ابوالحیات مرحوم کے لئے دعا کرنی چاہئے اور جناب پرویز صاحب کی قربانی کا شکریہ ادا کرنا چاہیے ان لوگوں نے امارت شرعیہ کے منصوبوں کی تکمیل کے لئے یہ زمین دی، جناب ساجد صاحب نے کہا کہ امارت شرعیہ سے ہمارے خاندان کا والہانہ عقیدت ہے اور وہاں کے بزرگوں کی خاص توجہ ہے اس لئے امارت شرعیہ کی آواز پر ہم لوگ لبیک کہیں اور امارت شرعیہ کے اکابر کا شکریہ ادا کریں، جناب ماسٹر تنویر صاحب نے امارت شرعیہ کے تمام خدمات کو سراہتے ہوئے امارت پبلک اسکول کے قیام کی ستائش کی، مولانا شبیر صاحب امام وخطیب نے مسجد مسلم بازار گریڈیہ نے کہا کہ آج ضرورت ہے کہ مسلمان اپنے بچوں کو دینی تعلیم دیں تا کہ وہ مسلمان رہ سکے اس کے بعد دنیاوی تعلیم سے آراستہ کریں، جناب حافظ محمد علی صاحب نے کہا کہ امارت شرعیہ کے خدمات کی ایک لمبی فہرست ہے الحمد للہ امارت پبلک اسکول کا قیام اسی کی ایک کڑی ہے ان شاء اللہ یہاں کے بچوں کو اس سے بڑا فائدہ ہوگا، جناب انجینئر منظور صاحب نے درد بھرے انداز میں کہا کہ امیر شریعت صاحب نے ہم مسلمانوں کو ایک ایسا پیغام دیا جس پیغام کو اپنے دل میں بسائیں گے اور اس پر عمل کریں گے تو ان شاء اللہ ہمارے بچے مسلمان رہتے ہوئے اونچے اونچے عہدوں پر فائز ہوں گے اور وہ پیغام ہے اپنے بچوں کو اسلامی ماحول میں عصری تعلیم سے آراستہ کرنا مولانا محمد انور قاسمی صاحب قاضی شریعت دارالقضاء امارت شرعیہ رانچی نے کہا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو پہلی وحی حضرت جبرئیل علیہ السلام لیکر آئے وہ ایسی تعلیم سے متعلق ہے جس سے اللہ کا نام جڑا ہوا ہے جس سے معلوم ہوا کہ جو علم اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع ہوگا وہ محبوب اور پسندیدہ ہوگا امارت پبلک اسکول گریڈیہ بھی ایک تحریک اور مشن ہے جس کو امارت شرعیہ نے قائم کیا ہے تا کہ ہمارے بچوں کا کنکشن اللہ تعالیٰ سے جڑا رہے، مولانا محمد ابوالکلام صاحب آفس سکریٹری امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ نے افتتاحی تقریر میں آئے ہوئے تمام مہمانوں وگارجین اور طلبہ کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت الحمد للہ امارت پبلک اسکول میں ۷۱ بچوں کا ایڈمیشن ہو چکا ہے اور مزید داخلہ جاری ہے، ابھی فی الوقت نرسری سے لے درجہ پنجم تک داخلہ ہو رہا ہے، سی بی ایس ای کے نصاب کے مطابق یہاں تعلیم کا نظم کیا گیا ہے، ساتھ ہی دینی تعلیم بھی لازمی طور پر شامل ہے۔ ہم لوگوں کے لئے آج خوشی کی بات ہے کہ امارت پبلک اسکول کے بچوں کے درس کا آغاز ہو رہا ہے اس اسکول کو یہاں تک پہنچانے میں گریڈیہ وقرب وجوار کے لوگوں کا بڑا تعاون رہا ہے ساتھ ہی ہم لوگوں کے مخدوم محترم جناب حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب امیر شریعت بہار اڈیشہ وجھارکنڈ وجنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی توجہات ودعا کا ثمرہ ہے ہمیں ۱۸/فروری ۲۰۱۸ء کو یاد رکھنا چاہیے جب حضرت امیر شریعت مدظلہ نے اس اسکول کے افتتاح کے موقع پر اپنے خطاب میں ایک اہم پیغام دیا کہ اپنے بچوں کو اسلامی ماحول میں عصری تعلیم سے آراستہ کریں تا کہ آنے والی نسلوں کی دین وایمان کی حفاظت ہوسکے الحمد للہ صوبہ جھارکھنڈ کے رانچی اور گریڈیہ میں امارت پبلک اسکول قائم کر کے یہاں کے مسلمانوں کو ایک عظیم تحفہ دیا ہے اس لیے یہاں کے لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ ان دونوں اسکولوں کی ترقی اور معیار کو بلند کرنے کی فکر کریں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت کے منشا کے مطابق اسکول کے نظام کو مستحکم فرمادے اس کے لیے ضروری ہے کہ بچوں کے والدین اپنے اپنے بچوں کی صحیح نگرانی کریں اور وقت پر اسکول بھیجا کریں اور اساتذہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اسکول میں داخل تمام بچوں کو اپنا بچہ سمجھ کر پیار ومحبت کی زبان میں تعلیم دیں اور آپس کے تعاون سے اسکول کے معیار کو بلند کریں۔ جناب تنویر صاحب امارت پبلک اسکول گریڈیہ کے ٹیچر نے انگریزی زبان میں لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور کہا کہ تعلیم کے ذریعہ ہی ہم صحیح اور غلط کی تمیز کر سکتے ہیں۔ مفتی شمس الحق قاسمی قاضی شریعت گریڈیہ کی تلاوت سے مجلس کا آغاز ہوا مولانا یعقوب صاحب نے نعت شریف پیش کی اور مولانا اسلام صاحب کی دعا پر مجلس کا اختتام ہوا، اس مجلس کی صدارت مولانا صغیر صاحب امام وخطیب جامع مسجد کولڈیہا نے کی۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں مولانا ادریس صاحب اور امارت پبلک اسکول کے ٹیچر جناب آصف صاحب، اظہار صاحب تنویر صاحب اور مقامی لوگوں نے اہم کردار ادا کیا۔ اس سے پہلے رانچی کے پسکا نگڑی میں امارت پبلک اسکول میں بھی تعلیم کا افتتاح ہو گیا، گیارہ اپریل کو وہاں افتتاحی تقریب مولانا محمد ابوالکلام شمسی کی صدارت میں منعقد ہوئی، جس میں مولانا محمد انور قاسمی قاضی شریعت رانچی، مولانا صغیر احمد صاحب گریڈیہہ، مولانا حفظ الرحمٰن صاحب وغیرہ شریک ہوئے، اس اسکول میں اب تک بیس بچوں کا ایڈمیشن ہو چکا ہے۔ نصاب تعلیم یہاں بھی سی بی ایس ای کے طرز پر ہے اور دینی تعلیم کو لازمی طور پر شامل کیا گیا ہے۔

دارالعلوم الاسلامیہ رضا نگر گون پورہ میں ختم بخاری کے موقع پر اجلاس عام ۲۵/اپریل کو

حضرت امیر شریعت دیں گے آخری حدیث کا درس

امارت شرعیہ کے معروف ومرکزی تعلیمی ادارہ دارالعلوم الاسلامیہ رضا نگر، گون پورہ، پھلواری شریف، پٹنہ میں مورخہ ۸/شعبان ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۵/اپریل ۲۰۱۸ء روز بدھ کو صبح ۹/بجے ختم بخاری شریف کے موقع پر اجلاس عام کا انعقاد کیا گیا ہے۔ ان شاء اللہ امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب دامت برکاتہم بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیں گے اور دعا کرائیں گے۔ مولانا سہیل احمد ندوی نائب امارت شرعیہ وسکریٹری دارالعلوم الاسلامیہ نے اپنے اخباری بیان میں کہا کہ بخاری شریف کے ختم کے موقع پر دعا کا ثبوت ہمارے اسلاف واکابر سے رہا ہے، اور اس موقع کی دعا کی قبولیت ہمارے بزرگوں سے مجرب ہے۔ اسی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اس دعائیہ اجلاس کا انعقاد کیا گیا ہے۔ مولانا موصوف نے تمام لوگوں سے اپیل کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس دعائیہ مجلس میں شریک ہوں اور حضرت امیر شریعت مدظلہ کے درس کی برکت، اصح الکتب بعد کتاب اللہ کی حدیث سننے کی سعادت اور دعا کی فضیت حاصل کریں۔

دین بچاؤ دیش بچاؤ کانفرنس سے لوٹتے ہوئے چمپارن کے قاری محمد احمد صاحب حادثہ کا شکار

امارت شرعیہ کے وفد نے اہل خانہ سے تعزیت کی اور وقتی امداد بھی کی

بہت ہی افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دیجاتی ہے کہ امارت شرعیہ کے ذریعہ منعقد دین بچاؤ دیش بچاؤ کانفرنس میں شرکت کے لیے تشریف لائے سبیا دیوراج، ضلع مغربی چمپارن کے قاری محمد احمد صاحب کانفرنس سے واپس لوٹتے ہوئے حادثہ کا شکار ہو گئے۔ ایک جگہ وہ گاڑی سے اتر کے سڑک کراس کر رہے تھے کہ کسی تیز رفتار ٹرک سے ٹکر ہوگئی، جس سے موقع پر ہی ان کا انتقال ہوگیا، انا للہ وانا الیہ راجعون! ان کے انتقال پر امیر شریعت حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب، ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی کے علاوہ دیگر ذمہ داران و کارکنان نے دلی صدمہ کا اظہار کیا اور پسماندگان کے لیے صبر وثبات اور مرحوم کے لیے مغفرت و بلندی درجات کی دعا کی۔

اس موقع پر امارت شرعیہ میں حضرت ناظم امارت شرعیہ کی صدارت میں ایک تعزیتی نشست کا بھی انعقاد ہوا۔ بعد ازیں حضرت امیر شریعت کی ہدایت کے مطابق ایک وفد جس میں نائب ناظم امارت شرعیہ مولانا سہیل احمد ندوی صاحب اور مولانا محمد شبلی القاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ شریک تھے مرحوم کے آبائی وطن پہونچا اور اہل خانہ سے تعزیت کے ساتھ ساتھ حضرت امیر شریعت مدظلہ کی ہدایت کے مطابق بیت المال امارت شرعیہ سے وقتی طور پر مالی تعاون بھی کیا۔ مرحوم کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ نو بچے ہیں۔ تعزیت میں گئے ہوئے وفد نے ان کے اہل خانہ کو تسلی کے کلمات کہے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے وہ یقیناً غیب سے ان کی کفالت کا انتظام کریں گے، مولانا کی موت نہ صرف اہل خانہ کے لیے تکلیف کا باعث ہے بلکہ امارت شرعیہ کے تمام منسلکین اس خبر سے غم زدہ ہیں اور اس کو اپنا ذاتی نقصان سمجھ رہے ہیں، لیکن اللہ کی مشیت کے آگے کوئی تدبیر کام نہیں آتی، ہر شخص کی موت کا دن متعین ہے اور وہ اس سے سر مو آگے یا پیچھے نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے مرحوم کی بیوہ کے لیے امارت شرعیہ سے ماہانہ وظیفہ جاری کرنے کا بھی وعدہ کیا۔

طب وصحت

نزلہ اور زکام سے بچاؤ کے فطری طریقے

حکیم نیاز احمد ڈیال

اگر نزلہ زکام کو موجودہ دور کی سب سے نقصان دہ بیماری کہا جائے تو کچھ غلط نہیں ہوگا، کیوں کہ طبی ماہرین کے نزدیک نزلے کا بروقت اور مناسب سد باب نہ کیا جائے تو یہ کئی موذی اور تکلیف دہ عوارض کو بدنِ انسانی پر مسلط کرنے کا ذریعہ بن کر تندرستی اور صحت مندی کو کھا جاتا ہے۔

نزلے کے اثرات: مسلسل نزلہ رہنے سے قبل از وقت بالوں کا سفید ہونا عام دیکھا جاسکتا ہے، قوت بصارت میں کمی کا سبب بن کر زندگی کی رنگینیوں اور رونقوں کو مدھم کر دیتا ہے، دماغی صلاحیتوں اور قابلیتوں پر اثر انداز ہوکر کامیابیوں کے حصول کو مشکل تر کر دیتا ہے، متواتر گلے میں لیش دار رطوبتوں کے گرتے رہنے سے آواز کی خوبصورتی میں بگاڑ پیدا ہوجاتا ہے، آدمی کسی محفل میں پرسکون ہوکر بات کرنے سے قاصر رہنے لگتا ہے، ہر وقت کھنکورے مارنے کی عادت اسے نفسیاتی مریض بنادیتا ہے، اعصابی وعضلاتی ضعف لاحق ہوکر انسان کو وقت سے پہلے بڑھاپے کی دہلیز پر لا کھڑا کرتا ہے۔

نزلے کے اقسام: نزلے کی کئی اقسام ہوتی ہیں: نزلہ بارد یعنی سردی کی زیادتی سے ہونے والا نزلہ، نزلہ حار یعنی مزاج میں گرمی بڑھ جانے کی وجہ سے نزلے کا لاحق ہوجانا، دائمی یا مستقل رہنے والا نزلہ جسے عوام الناس کیرا بھی کہتے ہیں، یہی سب سے زیادہ خطرناک ہے، وبائی نزلہ زکام اکثر وبیشتر موسم بدلتے ہی حملہ آور ہوتا ہے اور اس کی زد سے کوئی خوش نصیب ہی بچ جاتا ہے، وبائی زکام جسے عرف عام میں فلو بھی کہا جاتا ہے، ایک وائرل مرض ہے، جو چھوت کی شکل میں ایک فرد سے دوسرے کو منتقل ہوتا ہے، وبائی زکام یا نزلے کو ہم میعادی بھی کہہ سکتے ہیں اور یہ عام طور پر ۱۰ سے ۱۵/ایام میں خود بخود ہی ٹھیک ہوجاتا ہے، زیر نظر تحریر میں ہم وبائی زکام اور نزلۂ حار سے بچنے کی تراکیب، گھریلو علاج اور غذائی تدابیر کا ذکر کر رہے ہیں۔

علامات: جب زکام حملہ آور ہوتا ہے تو جسم میں ہلکے ہلکے درد کا احساس ہونے لگتا ہے، آنکھوں میں سرخی ظاہر ہونے لگتی ہے، سر میں بھاری پن اور درد محسوس ہوتا ہے، جسم میں سستی اور کمزوری کا غلبہ بڑھنے سے کسی کام کا جی نہیں چاہتا، بخار بھی ہوجاتا ہے، بھوک نہ ہونے کے برابر رہ جاتی ہے، پانی کی بار بار طلب تو ہوتی ہے، مگر پینے کو جی نہیں چاہتا، ناک اور آنکھوں سے پتلی اور خراش دار رطوبت بہتی رہتی ہے، بار بار پوچھنے کی وجہ سے ناک سرخ ہوجاتی ہے، چہرے کی رنگت میں بھی سرخی در آتی ہے۔

وجوہات: جب جسم موسمی تبدیلی کو قبول نہ کرسکے تو ردعمل کے طور پر بعض اوقات زکام کی علامات ظاہر ہونا شروع ہوجاتی ہے، متواتر تیز دھوپ اور گرمی میں کام کرنے سے بھی انسان نزلہ وزکام کی لپیٹ میں آجاتا ہے، گرم وخشک اور مرغن، تلی اور بھنی غذاؤں کا زیادہ استعمال بھی اس بیماری کو دعوت دیتا ہے، علاوہ ازیں بڑا گوشت، بینگن، دال مسور، چاول، بریانی، پلاؤ، چاکلیٹ، آملیٹ، بیکری کی مصنوعات، بازاری مشروبات اور تیز مسالے والی غذاؤں کا خوراک میں شامل کرنا بھی گرمی کے نزلے اور وبائی زکام کا باعث بنتا ہے، سگریٹ نوشی بھی نزلہ وزکام کے حملے کی راہ ہموار کرتی ہے، گرمیوں میں گرم کھانے کے ساتھ ٹھنڈا پانی پینا، ٹھنڈا پانی پی کر گرم چائے یا کافی وغیرہ کا استعمال کرنا، دھوپ میں سے آتے ہی ٹھنڈے پانی سے نہانا، زیادہ دیر تک ننگے سر دھوپ میں پھرنے سے بھی نزلہ زکام کا مرض لاحق ہوجاتا ہے۔

عمومی احتیاط: احتیاط بہتر علاج ہے؛ کے عالمگیر کلیے پر عمل کرتے ہوئے ہم خاطر خواہ حد تک نزلہ وزکام سمیت کئی دیگر موسمی اور وبائی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں، موسم کی تبدیلی کے مخصوص وقت سے چند روز قبل ہی اس کی مناسبت سے اپنی غذا، لباس اور رہن وسہن میں تبدیلی کرلینی چاہئے، شہد، قادر مطلق کی ایک نعمت بے بہا ہے، اس میں حکیم کامل نے کمال قوت شفا رکھی ہے، شہد کا باقاعدہ استعمال بیماریوں کے خلاف بدن انسانی کی قوت مدافعت کو مغلوب کرتا ہے، موسم کی مناسبت سے اس کا استعمال کیا جائے تو یہ ہمیں کئی خطرناک امراض کے حملوں سے بچائے رکھتا ہے، موسم گرما میں شہد کے دو چمچے سادہ پانی میں حل کر کے اور موسم سرما میں نیم گرم پانی میں ملاکر نہار منہ پینا بے شمار فوائد کا حامل ہوتا ہے، تیز دھوپ میں ننگے سر گھومنے پھرنے سے پرہیز کریں، باہر جاتے ہوئے سر اور گردن کو ڈھانپ کر رکھیں، گرمیوں میں باہر سے آتے ہی نہانے اور ٹھنڈا پانی پینے سے اجتناب کریں۔

گھریلو تراکیب: نزلے کے اچانک حملہ آور ہوجانے کی صورت میں درج ذیل جوشاندہ بنا کر ۲ اور ۳ خوراکیں پینے سے ہی اس کی تکلیف دور ہوجاتی ہے، گل بنفشہ ۱۰ گرام، گاؤزبان ۵ گرام، لہسوڑیاں ۳ گرام، تینوں اجزاء کو ۲ کپ پانی میں پکا کر حسب ضرورت چینی ملاکر ۴ گھنٹے کے وقفے سے ایک ایک کپ پی لیں۔ گل بنفشہ ۱۰ گرام، گل سرخ ۱۰ گرام، برگ گاؤزبان ۱۰ گرام، اسطوخودوس ۱۰ گرام، چھلکا ہرڑ زرد ۱۰ گرام سب اجزاء کو باریک پیس کر ہم وزن مصری ملاکر رکھیں، ۳ گرام خوراک دن میں ۳ بار سادہ پانی سے استعمال کریں، اس سفوف کو حفظ ماتقدم کے طور پر بھی استعمال کیا جائے تو کافی حد تک نزلے اور زکام کے حملے سے بچت ہوجاتی ہے، علاوہ ازیں درج ذیل شربت کا متواتر کئی روز تک استعمال آپ کو دائمی نزلے سے بھی نجات دلادے گا، املتاس ۱۵ گرام، میٹھی ۱۰ گرام، گاؤزبان، ۱۰ گرام، سپستاں ۱۰ گرام، عناب ۱۰ عدد، تمام اشیاء کو ۲ کیلو پانی میں پکائیں، جب عرق 2/1 کیلو رہ جائے تو ار کیلو چینی میں قوام بنا کر ٹھنڈا ہونے پر صاف اور خشک بوتل میں محفوظ کرلیں، صبح، دوپہر اور شام میں قبل طعام ۲/چمچے کھانے والے پیتے رہیں۔

ادویاتی علاج: نزلہ وزکام سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے روایتی دواساز اداروں نے بے شمار ادویات تیار کر رکھی ہیں، ان میں چند بہ آسانی دستیاب ہونے والی تحریر کی جاتی ہیں، اگر نزلہ گرمی کی زیادتی سے ہو تو درج ذیل طبی مرکبات کے استعمال سے بہتر نتائج حاصل ہوتے ہیں، خمیرہ خشخاش، خمیرہ بنفشہ، خمیرہ ابریشم، گاؤزبان سادہ، لعوق سپستاں، لعوق خیارشنبر، نزلی، اطریفل اسطوخودوس، اطریفل زمانی، اطریفل کشنیزی وغیرہ، علاوہ ازیں جوشاندے اور شربت وغیرہ بھی بازار میں وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں، جنہیں استعمال کر کے اس مرض سے جان چھڑائی جاسکتی ہے، گندم کے آٹے سے نکالے گئے پھوک کو پانی میں ابال کر اس کی بھاپ لینا بھی نزلہ وزکام سے نجات دلاتا ہے، بلغمی مزاج والے افراد لونگ یا دارچینی کو بطور قہوہ استعمال کریں تو بھی انہیں افاقہ ہوگا۔

غذائی پرہیز: گرم، محرک، مرغن اور تلی ہوئی اشیاء سے پرہیز برتیں، بڑا گوشت، بینگن، دال مسور، ضرورت سے زائد چائے، کافی، قہوہ وغیرہ سے بھی اجتناب کریں، ٹھنڈے مشروبات، بیکری مصنوعات، چاول، چکنائیاں، چاکلیٹ، مٹھائیاں اور تیز مسالوں والی غذاؤں سے مکمل پرہیز کیا جائے، ہاں البتہ دیسی چوزے کا یخنی نما شوربہ اور بغیر چربی والے بکرے کے گوشت کی تری زکام اور نزلے سے جلد جان چھڑانے میں خاطر خواہ حد تک ممدومعاون ثابت ہوتے ہیں، دوران بیماری ہلکی پھلکی غذائیں کھائیں، کھچڑی، جو کا یا گندم کا دلیا استعمال کریں تو بہت ہی مناسب ہوگا، اس کے علاوہ پھلوں کے رس یا پھلوں کا استعمال بھی مفید ہوتا ہے، اگر گھریلو تراکیب آزمانے کے باوجود علامات برقرار ہیں تو کسی ماہر معالج سے رجوع کریں۔

ہفتہ رفتہ　ہفتہ رفتہ　ہفتہ رفتہ　ہفتہ رفتہ　ہفتہ رفتہ

راشد العزیزی ندوی

بجلی صارفین کو ملے گی سبسڈی

بہار کابینہ کی میٹنگ میں حکومت نے بجلی صارفین کو بڑی راحت دیتے ہوئے بجلی بل پر سبسڈی دینے کا فیصلہ لیا ہے۔ میٹنگ میں دیہی گھریلو سنگل فیز صارفین کو ہر ایک یونٹ ۳/روپے ۴۳/ پیسے ملے گی اور اس پر سبسڈی دینے کا فیصلہ لیا گیا ہے۔ جبکہ ڈبل فیز والے گھریلو شہری صارفین کو ایک روپے 83 پیسے کی سبسڈی، غیر گھریلو دیہی سنگل فیز کنکشن پر دو روپے 92 پیسے فی یونٹ سبسڈی اور غیر گھریلو شہری ڈبل فیز پر 53 پیسے کی سبسڈی دینے کا فیصلہ لیا گیا ہے۔ بہار کابینہ کی میٹنگ میں زرعی اور آبپاشی سنگل فیز پر rwpy 5 پیسے فی یونٹ سبسڈی دینے کا فیصلہ لیا گیا ہے، جبکہ زرعی اور آبپاشی ڈبل فیز کو کوئی سبسڈی نہیں دینے کا فیصلہ لیا گیا ہے۔ کوٹیر سنعت لگانے والوں کو 3 روپے 58 پیسے فی یونٹ سبسڈی ملے گی۔ بجلی شرح میں سبسڈی پر چیف سکریٹری انجنی کمار سنگھ نے کہا کہ کوٹیر، زرعی بجلی شرح میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہار میں پڑوسی ریاست سے کم بجلی شرح ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت 4 ہزار 137 کروڑ روپے سبسڈی دے رہی ہے۔ گذشتہ سال کے مقابلہ میں یہ دوگنی کردی گئی ہے۔ (فاروقی تنظیم ۱۸/اپریل ۲۰۱۸)

اردو کے 1765 عہدوں کو کابینہ کی منظوری

ریاستی حکومت نے دفتری سطح پر اردو کے مکمل نفاذ اور اس کے خاطر خواہ فروغ کے لئے مختلف زمروں کے کل 1765 نئے عہدوں کے وضع کرنے کا فیصلہ لیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی صدارت میں منعقد کابینہ کی میٹنگ میں اردو ڈائریکٹوریٹ کے ذریعہ پیش اس امر کی تجویز پر مہر لگا دی گئی ہے۔ کابینہ کی میٹنگ کے بعد چیف سکریٹری انجلی کمار سنگھ نے بتایا کہ بہار راج بھاشا (ترمی) ایکٹ 1989 کو جاری نوٹیفکیشنس میں دی گئی ہدایات کے مطابق عوامی سروکار سے متعلق دفاتر میں اردو کے خاطر خواہ نفاذ اور دوسری سرکاری زبان کی حیثیت سے اس کی ہمہ جہت ترویج واشاعت اور اس کے مکمل فروغ کے لئے یہ عہدے وضع کئے گئے۔ کابینہ کے اس فیصلے کے بعد راج بھون، سی ایم سکریٹریٹ، سکریٹری واقع سبھی 44 محکموں سمیت بہار اسٹیٹ مائنوریٹی کمیشن، بہار اسٹیٹ انفارمیشن کمیشن، بہار ہیومن رائٹس کمیشن، بہار اسٹیٹ اسٹاف سلیکشن کمیشن، بہار اسٹیٹ بیکورڈ کلاس کمیشن، بہار اسٹیٹ خواتین کمیشن اور بہار اسٹیٹ چائلڈ لیبر کمیشن کے ساتھ ساتھ سبھی پولس دفاتر مثلاً آئی جی، ڈی آئی جی، ایس پی، ایس ڈی پی او کے علاوہ سبھی تھانوں میں بھی اردو زبان سیل کے قیام کا راستہ ہموار ہوگیا ہے۔ اس کے علاوہ سبھی ضلع رجسٹریشن دفاتر اور سب رجسٹریشن دفاتر میں بھی اب اردو سیل قائم ہوگا۔ ریاستی کابینہ کے ذریعہ وضع شدہ مذکورہ عہدوں میں ویسے کلکٹریٹ سب ڈویژن اور بلاک دفاتر میں قائم ہونے والے اردو زبان سیل کے لئے عہدے بھی شامل ہیں، جن کی تشکیل 1989 کے بعد عمل میں آئی ہے۔ یہ تیسرا تاریخی مرحلہ ہے جس میں پہلی بار ریاستی حکومت کے سکریٹریٹ سے لے کر بلاک سطح تک کے عوامی سروکار سے وابستہ دفاتر میں اردو زبان سیل قائم کرنے کے مقصد سے اتنی بڑی تعداد میں عہدوں کی توضیع کا فیصلہ لیا ہے۔ اسے حسن اتفاق ہی کہا جائے گا کہ بہار میں پہلی بار اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ 17 اپریل کو ہی دیا گیا تھا اور آج ایک بار پھر 17 اپریل کو ریاستی حکومت نے مختلف زمروں کے مزید 1765 عہدے وضع کرنے کا تاریخ ساز فیصلہ لیا ہے۔ ان عہدوں میں 359 ترقی کے عہدے بھی شامل ہیں، ترقی کے ان عہدوں کی توضیع سے 1983 سے لے کر 1995 تک بحال اردو ملازمین کو فائدہ ہوگا۔ (تاثیر ۱۸/اپریل ۲۰۱۸)

11ویں کلاس کا امتحان ۱۶/مئی سے

سیشن 19-2017 کے 11ویں کا سالانہ امتحان 16 مئی سے 21 مئی تک منعقد کیا جائے گا۔ سیکینڈری تعلیم کے ڈائریکٹر کی ہدایت کی روشنی میں بہار سیکینڈری ٹیچرس ایسوسی ایشن نے امتحان کا تفصیلی پروگرام جاری کر دیا ہے، اس کے مطابق ریاست کے تقریباً ساڑھے بارہ لاکھ طلبا وطالبات اس سال امتحان میں شامل ہوں گے۔ ہر دن امتحان دو نشستوں میں ہوا گا اور 3-3 گھنٹے کا امتحان ہوگا۔ سوال پڑھنے کے لئے 15 منٹ کا اضافی وقت دیا جائے گا۔ ماہرین کی نگرانی میں سوالات تیار کرائے جا رہے ہیں۔ اس سال 11ویں کے سالانہ امتحان میں سبھی مضامین کے سوالات انٹر امتحان 2018 کے مطابق ہی 50 فیصد آبجیکٹیو ہوں گے۔ سبھی اسکولوں میں مئی کے دوسرے ہفتے تک سوال دستیاب کرادیا جائے گا۔ پروگرام اس طرح ہے۔ 16 مئی پہلی نشست بائیلوجی، ہوم سائینس، انٹر پریون شپ دوسری نشست۔ فیزکس، تاریخ 17 مئی میتھ، سنگیت، اکاؤنٹنسی، شوسل سائنس 18 مئی کیمسٹری، اکنامکس، پولیٹیکل سائنس بزنس اسٹڈی۔ 19 مئی۔ لینوج، سائیکولوجی، کمپیوٹر سائنس 21 مئی این آر بی اینڈ این بی اور جغرافیہ، یوگا اور فیزیکل ایجوکیشن۔ (قومی تنظیم ۱۸/اپریل)

ہندوستانی مسلمان اور تعلیم

فضیل احمد ندوی

حکومت ہند کی طرف سے کئے گئے متعدد سروے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانی مسلمان اس ملک کی سب سے پچھڑی ہوئی قوم ہے، ہمارے سامنے گنڈو رپورٹ، رنگناتھ مشرا رپورٹ اور اسی کے ساتھ ساتھ آئینہ دکھانے والی سچر کمیٹی رپورٹ بھی ہے، جو یہ بتاتی ہے کہ مسلم قوم دلتوں سے بھی پیچھے ہے۔

تعلیمی تناسب کی اگر بات کی جائے تو مسلم قوم میں سب سے زیادہ غیر تعلیم یافتہ لوگ 42.72% ہیں۔(دی وائر) جبکہ ہندو قوم 36.39% عیسائی 25.65% سکھ 32.49% بدھ 28.16% اور جین 13.57% ہیں۔ یعنی مسلمانوں میں 47.28% لوگ تعلیم یافتہ ہیں۔ ان میں سے صرف 13.8% لوگ ہی B.A. تک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں، جبکہ ہندو 24.2%، عیسائی 36.9%، جین اور سکھ 28% حاصل کرتے ہیں۔ ان 13.8% طلباء میں سے محض 2.76% طلباء ہی M.A. یا اس سے آگے کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ Scroll.in کے مطابق 20 سے 30 سال کے عمر کے طلباء کی تعداد 4.5% ہے، جبکہ 30 سے 40 سال کی عمر میں تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد 3.3% ہے، وہیں 40 سے 50 سال تک کی عمر میں تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد 2.8% ہے جبکہ 51 سال کے بعد تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد 2.1% ہے۔ بات اگر شمالی ہند اور جنوبی ہند کی جائے تو جنوب میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے 9 سے 11 فیصد ہیں جبکہ شمالی ہند میں اعلی تعلیم اور پروفیشنل کورسس میں حصہ لینے والوں کی تعداد محض 1 سے 3 فیصد ہے۔ تعلیم حاصل کرنے والوں میں لگ بھگ 3% طلباء مدرسہ کا رخ کرتے ہیں۔ Drop out یعنی وہ بچے جنہوں نے پانچویں تک پہونچنے سے قبل ہی اپنی تعلیم منقطع کردیا اور وہ بچے جنہوں نے کبھی اسکول کی شکل تک نہیں دیکھی ان کی تعداد 25% ہے۔

یہ تصویر ہے مسلمانانِ ہند کے تعلیمی پسماندگی کی ہے۔ ان حالات میں کیسے امید کی جاسکتی ہے کہ ہم ملک میں نہ صرف یہ کہ عزت و وقار کے ساتھ رہیں گے بلکہ یہاں ایک بہتر کردار ادا کرسکیں گے۔ ان حالات میں نمایاں کام اور خدمات انجام دینے کے بجائے اپنے وجود کا تحفظ بھی مشکل ہوجائے گا اور تقریباً یہی کچھ ابھی ہو رہا ہے۔

استعماری دور سے پہلے بھی مسلمانوں کے درمیان تعلیم کی یہ تقسیم اور گراوٹ نہ تھی۔ ایک ہی مدرسے میں حدیث، قرآن، فقہ، طب، ریاضیات اور فلکیات سب کے حلقے لگا کرتے تھے، لوگ اپنے اپنے ذوق کے اعتبار سے ان حلقوں میں شامل ہوتے اور استفادہ کرتے تھے۔ لیکن بدقسمتی سے استعماری دور کے شروعات کے ساتھ ہی مسلمان ان غیر ضروری بکھیڑوں میں پڑ گئے، بالآخر نہ یہاں کے رہے نہ وہاں کے۔ وقت کی اہم ترین ضرورت یہ ہے کہ ہم ایک مربوط نظام تعلیم کی تدوین کریں۔ جہاں بچے ابتدائی طور پر تمام علوم کی بنیادوں کو پڑھیں اور پھر آگے چل کر اپنی رغبتوں کے اعتبار سے علوم شرعیہ، طب، انجینئرنگ صحافت اور ان جیسے علوم میں مہارت حاصل کریں۔ ہم نے غیر ضروری مباحث میں کافی وقت ضائع کردیا ہے۔ ہم بہت دیر کرچکے ہیں اور خود کو بہت زیادہ نقصان کرچکے ہیں، لہذا اب وقت مزید مباحثے کا نہیں؛ بلکہ جنگی پیمانے پر اس میدان میں کام کرنے کا ہے۔

بقیات

بقیہ خطبۂ صدارت...... اسلام نے تقوی اور پرہیزگاری کو معیار اور مطلوب بنایا ہے، سچائی یہ ہے کہ ہماری یہ ساری برادریاں بھارتی تہذیب اور رواج کی دین ہیں، یہ ہماری تہذیب کا حصہ نہیں ہیں۔ انہیں اختلاف کا ذریعہ بنانا نا سمجھی ہے، اور دینی فکر سے ناواقفیت کی علامت! ہماری ذمہ داری ہے کہ نفرتوں، دوریوں اور اونچ نیچ کے جن احساسات کو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹایا، ہم انہیں پنپنے نہ دیں۔

ہمارا قومی مزاج یہ بھی ہے کہ ہم نے اپنی قیادت پر زیادہ پر اعتماد نہیں کیا، ہم نے جذباتی باتوں کو قبول کیا، مگر سنجیدگی، دوراندیشی اور یکسوئی سے معاملات پر سوچا نہیں، جس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے، حالات برے ہوتے چلے گئے، اور بدتر ہوتے چلے جارہے ہیں۔ سوچ سمجھ کر صحیح قیادت کو قبول کیجئے، اور یکسوئی کے ساتھ اس کی باتوں کو مانئے، اپنے آپ کو خوف کی نفسیات سے نکالئے، اور ایک زندہ، باغیرت، باحمیت، باضمیر ملت کی طرح زندگی گذاریئے، مشقتوں کو دل سے قبول کیجئے، ملت کی اجتماعی زندگی کے لئے وقت نکالئے اور وقت لگایئے۔ وقت کی قربانی دیجئے، مال نچھاور کیجئے اور ضرورت پڑے تو جان دینے سے پیچھے نہ رہئے، انفرادی قربانیاں ملت کی اجتماعی زندگی کا ذریعہ ہیں۔

آپ کے سامنے کاموں کی مثال موجود ہے، قربانیوں کے نمونے سامنے ہیں، آپ ان سے سبق لیجئے۔ آزاد بھارت میں مسلمانوں کے خلاف کتنے فسادات ہوئے، کسی کو یاد بھی نہیں ہے، مظلوم مسلمان ایف آئی آر بھی درج نہیں کراتا، کیس لڑنے کے لئے تیار نہیں، جب تک آپ اپنے جذبۂ انتقام کی عقل و ہمت سے ملاقات نہیں کرائیں گے، جب تک سنجیدگی کے ساتھ قانونی چارہ جوئی نہیں کریں گے، نتیجہ ہاتھ آنے والا نہیں ہے۔

یاد کیجئے ۱۹۸۴ء میں سکھ ہندو فسادات ہوئے تھے، بڑے پیمانہ پر تباہی ہوئی تھی، ایک ایک جان اور ایک ایک لوٹی ہوئی دوکانوں کا معاوضہ ہمارے سکھ بھائیوں نے وصول کیا، ان کی زندگی کی گاڑی پٹری پر آگئی۔ مگر وہ آج بھی مزید معاوضہ کے لئے کورٹ میں حاضری لگا رہے ہیں، اور حکومتوں سے مطالبے جاری ہیں!

ابھی کل کی بات ہے، ایس سی/ایس ٹی قانون میں سپریم کورٹ نے کچھ تبدیلی کردی، ساری برادری کھڑی ہوگئی، پورے ملک میں مظاہرے ہوئے، بند منایا گیا، نو انسانوں نے اپنے خون سے بند کی تاریخ لکھی، یہ جو ہوا، نہ ہوتا تو بہت اچھا تھا۔ مگر بند کے نتیجہ میں ایس سی/ایس ٹی مخالف مرکزی حکومت سپریم کورٹ میں نئی درخواست کے ساتھ پیش ہوگئی۔

یاد رکھئے! زندہ قومیں خوف کے ماحول میں نہیں رہتیں، وہ جان دیکر اپنی تاریخ بناتی ہیں، وہ نظم وضبط کے ساتھ زندگی گذارتی ہیں، انہیں اپنے قائدین پر لازوال اعتماد ہوتا ہے، اور وہ ملت کی زندگی کے لئے دو دو ہاتھ کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہتی ہیں، آپ کو ان چیزوں سے سبق لینا چاہئے!

اس لئے میرے عزیزو! اپنے رویہ، اپنی سوچ، اپنے طریقۂ کار میں تبدیلی لایئے، ملی کاموں کے لئے مسلسل محنت اور قربانی کا مزاج بنایئے، اپنی قیادت پر بھروسہ کرنا سیکھئے، آپ کی صالح قیادت ہی آپ کو منزل تک پہونچا سکتی ہے۔

آپ نے پچھلے مہینوں میں دو بڑے کام کئے ہیں، ایک تو قانون شریعت کی حمایت اور یونیفارم سول کوڈ کی مخالفت میں دستخطی مہم، جس میں چار کروڑ تراسی لاکھ دستخط ہوئے۔ دوسرے خواتین اسلام کے شریعت کی حمایت میں مظاہرے۔ دنیا کی تاریخ میں عورتوں کے ایسے مظاہرے کہیں نہیں اور کبھی نہیں ہوئے، اور اب آپ کا اتنی بڑی تعداد میں جمع ہونا، یہ سب ملی زندگی کے تربیتی مراحل ہیں، تاکہ آپ حوصلہ اور ہمت کے ساتھ اپنی اپنی جگہوں پر زندگی گذاریں، اور وقت اور حالات کے تقاضہ کے مطابق زندگی کو ڈھالتے رہیں۔

آخر میں میں خاص طور پر پٹنہ سے آئی ہوئی باحوصلہ خواتین، بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ اور ملک کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے اسلام کے جیالے فرزندوں کو مبارکباد دیتا ہوں، کہ آپ لوگ دین اور دیش کی حفاظت کے لئے جمع ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کی حاضری کو قبول فرمائے، آپ کو اور ہم سبھوں کو ایمان پر قائم رکھے اور شریعت کا محافظ بنائے، آمین یارب العالمین۔

اب تھوڑی دیر کے بعد آپ کو واپس ہونا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو خوش خوش گھر پہونچائے، اور آپ کو تازم دم رکھے، باحوصلہ اور باعمل رکھے، آپ نئے جوش نئے جذبہ سے بھرپور ہمت کے ساتھ زندگی گذاریں،

اس کانفرنس کے انعقاد میں امارت شرعیہ کے ساتھ ریاست کی تمام ملی تنظیموں نے محنت کی ہے، خاص طور پر جمعیۃ علماء، جماعت اسلامی، جماعت اہل حدیث، ادارہ شرعیہ، خانقاہ مجیبیہ، خانقاہ عمادیہ، خانقاہ منعمیہ، خانقاہ منیر شریف، خانقاہ دیوان شاہ ارزاں، ادارہ تبلیغیہ مظفر پور، تنظیم ائمہ مساجد، مجلس استقبالیہ کے اراکین، پٹنہ کی مختلف انجمنوں کے ذمہ دار، اراکین ورضا کار نوجوان اور دیگر افراد، مدارس، اسکول وکالج کے اساتذہ وطلبہ نے تعاون دیا ہے، تمام مقامی اور ضلعی اداروں، مدارس، بلاک اور لوکل سطح کی کمیٹیوں نے جانفشانی کے ساتھ کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سبھوں کی خدمات اور تعاون کو قبول فرمائے، امارت شرعیہ کے تمام ارکان، نظماء، قضاۃ، دارالقضاء، دارالافتاء، اور شعبہ جات کے تمام ذمہ داروں اور کارکنوں، مبلغین اور کارکنان نے بڑی تندہی اور جانفشانی کے ساتھ دن رات محنت کی ہے، اللہ تعالیٰ ان کی محنتوں کو قبول فرمائے اور بہترین بدلہ دے (آمین) پٹنہ اور پوری ریاست میں انتظامیہ نے بسوں اور گاڑیوں کی آمد ورفت کے لئے اپنی بہترین صلاحیت پیش کی اور مختلف ضرورتوں کی انجام دہی کے لئے وہ مستعد ہے، جس کے لئے میں انتظامیہ کا اور ریاست کے وزیر اعلیٰ جناب نتیش کمار کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اس کانفرنس کے لئے دن رات ایک کرنے والے اور دفتری کاموں کو سلیقہ سے انجام دینے والے عزیزی مولانا سہیل اختر، اور ان کی ٹیم بھی مبارکباد کی مستحق ہے، اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہماری بیداری، اولوالعزمی، اجتماعیت کا ذریعہ بنائے اور ہمارے اندر حکمت، بردباری اور جرأت کے ساتھ آگے بڑھنے کا جذبہ عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

اعلان مفقود الخبری

● مقدمہ نمبر ۳۲/۸۷/۱۷/۳۹ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ بیگوسرائے) شمع پروین بنت محمد شکیل خان مقام دیونا ڈاکخانہ تلڑتھ تھانہ برونی ضلع بیگوسرائے۔ مدعیہ۔ بنام۔ محمد نفیس خان ولد محمد ظہیر خان مرحوم مقام سیروپٹی ڈاکخانہ الماس نگر تھانہ خان پور ضلع سمستی پور۔ مدعا علیہ۔ اطلاع بنام مدعا علیہ۔ مقدمہ ہذا میں مدعیہ نے آپ کے خلاف دارالقضاء امارت شرعیہ بیگوسرائے میں ڈیڑھ سال سے غائب ولا پتہ ہونے اور نان ونفقہ ادا نہ کرنے کی بنا پر فسخ نکاح کا مقدمہ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں آئندہ تاریخ پیشی ۸/رمضان المبارک ۳۹ھ مطابق ۲۳/مئی ۲۰۱۸ء روز بدھ کو کود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ عدم حاضری کی صورت میں مقدمہ فیصل کیا جا سکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت

● مقدمہ نمبر ۶۴/۱۰۹۸۶/۳۹ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ سوپول دبھنگہ) زبیدہ خاتون بنت محمد علاء الدین مقام نیوری تھانہ بیرول ضلع دربھنگہ۔ مدعیہ۔ بنام۔ محمد نظام الدین ولد محمد اشرف مقام لوہار تھانہ مہشی ضلع سہرسہ۔ مدعا علیہ۔ اطلاع بنام مدعا علیہ۔ مقدمہ ہذا میں مدعیہ نے آپ کے خلاف دارالقضاء امارت شرعیہ سوپول دربھنگہ میں فسخ نکاح کا استغاثہ پیش کیا ہے کہ چھ سال قبل مدعیہ کا نکاح آپ سے ہوا، آج تک آپ نے نہ رخصتی کرائی اور نہ ہی نان ونفقہ ادا کیا صرف نکاح ہوا، آج تک مدعیہ کی آپ سے لقاء وخلوت نہیں ہوئی۔ مدعیہ کو بول میں اپنی خالہ کے پاس رہ رہی تھی غربت ومفلسی کی وجہ سے خالہ نے آپ سے نکاح کردیا۔ نکاح کے بعد آپ غائب ہو گئے اور مدعیہ جملہ حقوق وواجبات سے محروم ہوکر فاقہ مستی کی زندگی گذار رہی ہے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں آپ خود مع دو گواہ مورخہ ۸/رمضان المبارک ۳۹ھ مطابق ۲۳/مئی ۲۰۱۸ء روز بدھ حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ مذکورہ تاریخ پر حاضر نہ ہونے کی صورت میں مقدمہ فیصل کیا جاسکتا ہے۔ قاضی شریعت

دین بچاؤ دیش بچاؤ کانفرنس نے تاریخ رقم کی

پٹنہ شہر اپنی وسعت کے باوجود شرکاء کی تعداد کی وجہ سے تنگ

رپورٹ : سید محمد عادل فریدی

امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ کے زیر اہتمام منعقد دین بچاؤ، دیش بچاؤ کانفرنس کی تاریخ ۱۵؍اپریل ۲۰۱۸ء جب فروری کے پہلے ہفتے میں طے ہوئی تھی تو اس کا اندازہ پوری طرح نہیں تھا کہ دو ڈھائی ماہ کے بعد جب کانفرنس منعقد ہوگی تو پٹنہ شہر مسلمانوں سے بھر جائے گا، اور اسلامی اخوت، اتحاد اور دینی تہذیب کا نیا منظر یہاں کے شہریوں کے سامنے آئے گا۔ کانفرنس کے لیے مجلس استقبالیہ کی تشکیل ہوئی، حضرت مولانا انیس الرحمٰن قاسمی صاحب ناظم امارت شرعیہ اس کے صدر منتخب ہوئے اور ہر طبقہ اور مسلک کے نمائندہ علماء اس کے نائبین صدر ہوئے ۔کام شروع ہوا اور پورے بہار، جھارکھنڈ اور اڈیشہ کے گاؤں گاؤں اور محلوں میں یہ آواز پہونچ گئی اور جیسے ہی ۱۵؍اپریل کی تاریخ آئی تو اتنی بڑی تعداد مسلمانوں کی اور دلتوں کی آئی کہ شرکاء کے اعتبار سے اس کانفرنس نے پچھلے تمام ریکارڈ کو توڑ کر نئی تاریخ رقم کر دی۔ اتنی بھیڑ سیاسی پارٹیوں کی ریلیوں میں بھی کبھی دیکھی نہیں گئی، لاکھوں کا مجمع تھا، پورا گاندھی میدان کھچا کھچ بھرا ہوا تھا، تل رکھنے کی جگہ نہیں تھی، اور اس سے کہیں بڑا مجمع گاندھی میدان کے اردگرد اور پٹنہ کے شہروں میں تھا، ہزاروں گاڑیاں تو ٹریفک میں پھنس کر پٹنہ پہونچ ہی نہیں پائیں محتاط اندازہ کے مطابق اس کانفرنس کے لیے بیس لاکھ سے زیادہ لوگ پٹنہ میں جمع ہوئے۔ ٹریفک کے اچھے نظام کے باوجود شرکاء کو دور دراز سے پیدل آنے کے لئے کئی کئی کیلو میٹر کا پیدل سفر کرنا پڑا اس موقع سے جوش وخروش دیکھنے کے لائق تھا، ایسا جوش جس میں کوئی نعرہ بازی نہیں تھی، لیکن ایک جذبہ تھا ایک حوصلہ تھا اور اولوالعزمی تھی جو بوڑھے جوان بچوں کو تیزی کے ساتھ گاندھی میدان کی طرف رواں دواں رکھے ہوئی تھی، اس موقع سے پٹنہ نے میزبانی کا بے مثال نمونہ پیش کیا، سڑکوں کے کنارے پارکنگ کے قریب، ریلوے اسٹیشن اور بس اسٹیشن پہ بڑی تعداد میں لوگ پانی شربت اور کھانے کی دوسری چیزیں لیکر استقبال میں کھڑے ہوئے تھے، مجمع رات ہی سے آنے لگا تھا، اور صبح کے دس بجے تک چلچلاتی دھوپ میں گاندھی میدان کا بیشتر حصہ بھر چکا تھا، مجمع پورے دن گرمی کی شدت کے باوجود شام کے ساڑھے پانچ بجے تک اطمینان وسکون کے ساتھ بیٹھا رہا، جیسے دھوپ کی تمازت اس پر اثر کر ہی نہ رہی ہو، ساڑھے بارہ بجے جب ظہر کا وقت ہو گیا تو میدان میں ہی ظہر کی اذان ہوئی اور لاکھوں کے مجمع نے جب ایک امام کے پیچھے ظہر کی نماز کی نیت باندھی تو عرفات کے میدان کا منظر سامنے تھا۔ پونے ایک بجے حضرت امیر شریعت اسٹیج پر تشریف لائے اور ٹھیک ایک بجے قاری نظام الدین صاحب کی تلاوت کلام پاک اور منظر رحمانی کی نعت پاک سے کانفرنس کا آغاز ہوا، اس موقع سے اپنے صدارتی خطاب میں مفکر اسلام حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی دامت برکاتہم امیر شریعت امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ، جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے فرمایا: ان حالات میں بھڑکنا، جذباتیت کا مظاہرہ کرنا، بلاوجہ جوش میں آجانا مسئلہ کا حل نہیں ہے ____ مسئلہ کا حل آئین کے دائرے میں تلاش کرنا ہے، ٹھنڈے دل ودماغ سے فیصلہ کرنا ہے، لانبی پلاننگ کرنی ہے، دشمنوں کو پہچاننا ہے، نئے دوستوں کو تلاش کرنا ہے اور ان غلطیوں سے بچنا ہے جنہیں اس ملت نے ماضی قریب یا ماضی بعید میں کیا ہے۔ میرے عزیزو! ہمیں مثبت حکمت عملی کے ساتھ آگے بڑھنا ہے، اپنے جمہوری حقوق کے لئے لائحہ عمل تیار کرنا ہے، ہمیں اپنے سماج کے مزاج کو بدلنے کی پالیسی بنانی ہے، ہمیں اندھی حمایت اور روایتی وابستگی سے باہر نکلنا ہوگا، ہماری ذمہ داری ہے کہ سیاسی استحصال کرنے والوں کو پہچانیں، اپنے اندر شعور وآگہی پیدا کریں، اور کلمہ واحدہ کی بنیاد پر جینے کا مزاج پیدا کریں۔

مسلک راہ عمل ہے، یہ دینی راہ ہے، یہ اختلاف اور ٹکراؤ کا ذریعہ نہیں ہے، ہم نے اس دینی راہ کو اختلاف وانتشار کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ اسلام نے دوسرے مذاہب کے قدر مشترک کو آواز دی ہے، کیا شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ان کے نام لیوا تھوڑے سے مسلکی اختلاف کو ایک واضح دائرہ میں نہیں رکھ سکتے؟ ____ اور آپس میں بھائی بھائی بن کر نہیں رہ سکتے؟ اللہ کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ، برادری، گورے اور کالے کے فرق کو مٹایا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دیوار ڈھادی جو قبیلہ واد اور برادری واد کے نام پر جاہلی عرب نے قائم کیا تھا۔ لیکن ہم دور جاہلیت کی اس لعنت کی طرف لوٹ رہے ہیں، ہم پھر ان دیواروں کو کھڑا کر رہے ہیں۔ سرکاری مراعات کے لئے اگر کوئی کام ہو رہا ہے اسے وہیں تک محدود رکھیں، عقل کا تقاضہ اور دین سے وابستگی کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا دامن اور کانٹوں میں نہ الجھے۔ ہماری ذمہ داری ہے اور دینی سمجھ کا تقاضۃ ہے کہ ہم مسلک پر عمل کرتے رہیں، مسلک پر جھگڑا نہ کریں، یہ تھوڑے تھوڑے فرق اور فاصلے اور یہ سارے راستے شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان قدم تک پہونچتے ہیں، یہ برادریاں جو پائی جاتی ہیں، اسلام نے انہیں معیار نہیں بنایا، اسلام نے تقوی اور پرہیزگاری کو معیار اور مطلوب بنایا ہے، سچائی یہ ہے کہ ہماری یہ ساری برادریاں بھارتی تہذیب اور رواج کی دین ہیں، یہ ہماری تہذیب کا حصہ نہیں ہیں۔ انہیں اختلاف کا ذریعہ بنانا ناسمجھی ہے، اور دینی فکر سے ناواقفیت کی علامت!

ہماری ذمہ داری ہے کہ نفرتوں، دوریوں اور اونچ نیچ کے جن احساسات کو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹایا، ہم انہیں پنپنے نہ دیں۔ ہمارا قومی مزاج یہ بھی ہے کہ ہم نے اپنی قیادت پر زیادہ پر اعتماد نہیں کیا، ہم نے جذباتی باتوں کو قبول کیا، مگر سنجیدگی، دور اندیشی اور یکسوئی سے معاملات پر سوچا نہیں، جس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے، حالات برے ہوتے چلے گئے، اور بدتر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ سوچ سمجھ کر صحیح قیادت کو قبول کیجئے، اور یکسوئی کے ساتھ اس کی باتوں کو مانئے، اپنے آپ کو خوف کی نفسیات سے نکالئے، اور ایک زندہ، باغیرت، باحمیت، باضمیر ملت کی طرح زندگی گذاریئے، مشقتوں کو دل سے قبول کیجئے، ملت کی اجتماعی زندگی کے لئے وقت نکالئے اور وقت لگایئے۔ وقت کی قربانی دیجئے، مال نچھاور کیجئے اور ضرورت پڑے تو جان دینے سے پیچھے نہ رہئے، انفرادی قربانیاں ملت کی اجتماعی زندگی کا ذریعہ ہیں۔

مولانا ابوطالب رحمانی سے تقریری سلسلہ کا آغاز ہوا، انہوں نے کہا کہ سرکار نے دین میں مداخلت کا جو سلسلہ شروع کیا ہے، وہ ناقابل برداشت ہے، اور مختلف ریاستوں سے آیا ہوا یہ بڑا مجمع اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ وہ اپنی جان کی قربانی دیکر بھی دین وشریعت کی حفاظت کے لئے امیر شریعت حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب کی قیادت میں کمربستہ ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا خواتین کے تحفظ کے نام پر اسلام کے نظام طلاق میں دخل دینے کی کوشش کی جا رہی ہے، ہمارا کہنا یہ ہے کہ وزیر اعظم اپنی بیوی کو بھی گھر میں عزت کے ساتھ رکھیں اور ہمیں بھی اپنی بیویوں کو عزت کے ساتھ رکھنے دیں، اس موقع سے اپنے خطاب میں مولانا عمرین محفوظ رحمانی نے قرآن کریم کی آیتوں کے حوالہ سے اسلامی احکام پر عمل کرنے اور غیروں کی مداخلت سے اسے بچانے پر زور دیا، انہوں نے کہا کہ حضرت امیر شریعت دامت برکاتہ کی شکل میں ایک مضبوط مسلم قیادت ہمارے درمیان موجود ہے، ہمیں ان کی راہنمائی میں ہندوستان میں دین کی بقاء اور دوسرے ملکی اور ملی مسائل کے لئے جدوجدہ جاری رکھنی چاہیے۔ مولانا اصغر امام مہدی سلفی نے جدوجہد آزادی مین بہار کے لوگوں کی قربانیاں یاد دلائی اور بتایا کہ اس سرزمین سے جو آواز اٹھتی ہے اس کا اثر پورے ملک پر پڑتا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ بہار سے دین بچاؤ، دیش بچاؤ کانفرنس ایک تحریک کی شکل اختیار کرے گا اور اس کے اثرات پورے ملک پر پڑیں گے، دین کے تحفظ اور شریعت کے سلسلے میں ہم سب ایک ساتھ ہیں، مولانا عبید اللہ خان اعظمی نے اپنی مؤثر اور پرجوش تقریر میں مرکزی حکومت کی کوتاہیوں اور کمیوں کی نشاندہی کی انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے جھوٹ بولنے کا ریکارڈ قائم کر رکھا ہے، انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے اب تک صرف ایک بات سچ کہی ہے اور وہ یہ کہ وہ چائے بیچنے والے ہیں، ان کی پالیسی سے ملک کی گنگا جمنی تہذیب کو سخت نقصان پہونچا ہے، ہمیں دین اور دیش بچانے کی غرض سے پوری قوت اور طاقت کے ساتھ میدان میں آنا ہوگا، اور مسلکی جھگڑوں کو چھوڑ کر ملت کے مفاد میں آگے بڑھنا ہوگا، امیر شریعت حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب نے جو تحریک چھیڑی ہے یہ تحریک وقت کی ضرورت ہے اور ہم تمام لوگوں کو دین کی بنیاد پر حضرت کا ساتھ دینا چاہیے، میں مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ پوری مضبوطی کے ساتھ اس تحریک کے دست وباز و بنیں تاکہ ہندوستان مین پر امن بقاء باہم کے ساتھ زندگی گزارنا ممکن ہو سکے۔ بام سیف کے وامن وشرام نے بہت واضح طور پر یہ بات کہی کہ برہمنوں نے اقلیتوں دلتوں اور ایس سی، ایس ٹی والوں کو سخت نقصان پہونچایا ہے، ہماری لڑائی تین ہزار سال سے چل رہی ہے اور ہم اتنے ہی دنوں سے پٹ رہے ہیں، مسلمانوں پر یہ آفت آزادی کے بعد آئی اور دلتوں کے ذریعہ فساد کرا کر برہمنوں نے مسلمانوں کو برباد کرنے کا کام کیا، چونکہ دلت کم پڑھے لکھے ہیں اس لئے برہمن ان کو اکسا کر مسلمانوں کے خلاف کھڑا کرتے رہے ہیں، حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ ہم ہندو نہیں ہیں، ہمیں زبردستی کام لینا ہوتا ہے تو ہندو ثابت کیا جاتا ہے، ہم ہزاروں برس سے الگ ہیں اور ہندو مذہب سے ہمارا کچھ لینا دینا نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ اقلیتوں دلتوں اور مسلمانوں کا اتحاد ہی اس صورت حال کو ختم کر سکتا ہے، ہم اس اتحاد کے بل پر ایک ایسی حکومت قائم کر سکتے ہیں، جو حکومت انصاف پر مبنی ہوگی اور جس میں ہر طبقہ کے لئے راحت اور آرام کا سامان ہوگا، اس موقع سے شریعت میں مداخلت کے خلاف، عدلیہ کی آزادی کو سلب کرنے، ہجومی تشدد کے ذریعہ قانون شکنی قتل وغارت گری، تعلیم وتربیت کے میدان میں مسلمانوں کو آگے آنے اور خواتین کو بیدار کرنے کی ضرورت سے متعلق تجاویز منظور ہوئیں، ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی نے تجویز کا ایک حصہ پیش کیا، تجویز سے قبل انہوں نے کہا کہ یہ کانفرنس دین اور دیش بچانے کے مقصد سے منعقد کی گئی ہے، اور آج کی تجاویز ان ہی مقاصد کے حصول کے لیے پیش کی جا رہی ہیں، کانفرنس کی تجاویز ہی اصل ہوتی ہیں اور کانفرنس کی روح ہوتی ہیں۔ اس لیے جو تجاویز منظور ہوئی ہیں، ہم سب کو ان پر عملی اقدام کرنے کا عزم کرنا چاہئے۔ تجویز کے بقیہ حصوں کو باری باری سے نائبین نظماء مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی، مولانا سہیل احمد ندوی، مولانا شبلی قاسمی اور مولانا محمد سہراب ندوی نے پیش کیا جسے سامعین نے بالاتفاق ہاتھ اٹھا کر منظوری دی۔ اسٹیج پر مختلف تنظیموں اور جماعتوں کے سربراہ علماء اور دانشور بڑی تعداد میں موجود تھے، جمیعۃ علماء بہار کے صدر مولانا محمد قاسم، جمیعۃ علماء کے سکریٹری الحاج حسن احمد قادری، جماعت اسلامی کے مولانا رضوان احمد اصلاحی، ادارہ شرعیہ کے ناظم الحاج محمد ثناء اللہ، امارت اہل حدیث کے امیر مولانا خورشید مدنی سلفی، شیعہ امامیہ کے ذمہ دار مولانا امانت حسین، مومن کانفرنس کے صدر مولانا ابوالکلام قاسمی شمسی، جامعہ رحمانی مونگیر کے جناب مولانا محمد عارف رحمانی آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے آفس سکریٹری ڈاکٹر وقار الدین لطیفی، خانقاہ مجیبیہ سے مولانا بدر احمد مجیبی اور خانقاہ فردوسیہ منیر شریف سے مولانا شاہ طارق احمد صاحب مدظلہ وغیرہ خصوصیت سے رونق اسٹیج تھے۔

پروگرام کا اختتام صدارتی خطاب کے بعد امیر شریعت حضرت مولانا محمد ولی رحمانی کی دعا پر ہوا۔ دعا سے پہلے حضرت امیر شریعت مدظلہ نے اعلان فرمایا کہ مختلف سیاسی، تعلیمی اور سماجی مسائل کو سننے اور ان کے حل کی کوشش کے لیے امارت شرعیہ میں ایک نیا دفتر اور شعبہ قائم ہوگا، جہاں سے ملی وسیاسی امور میں مسلمانوں کو رہنمائی ملے گی۔

اس پروگرام کے کامیاب انعقاد پر مختلف ملی تنظیموں اور تعلیمی اداروں نیز نامور شخصیات نے حضرت امیر شریعت اور ان کے رفقاء کو مبارکباد پیش کی یقیناً اس کانفرنس کے کامیاب انعقاد سے مسلمانوں کا حوصلہ بڑھا ہے اور وہ امارت شرعیہ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ کچھ ایسے لائحہ عمل تیار کریں گے جس سے ملک میں جمہوری قدروں کو فروغ ملے گا اور دین وشریعت میں مداخلت کا دروازہ بند ہوگا۔

کانفرنس میں جو تجاویز منظور ہوئیں وہ صفحہ ۱۲؍ پر موجود ہیں۔

Volume:56/66,Issue:17 Printed & Published by Sohail Ahmad Nadwi, Printed at Azimabad Printers, R.C.F./105, Ground Floor, B.H. Colony, Bhootnath Road, Kankarbagh, Patna-800026 and Published from Naqueeb Office Imarat Shariah, Phulwari Sharif, Patna-801505

LEADING URDU JOURNAL OF IMARAT-E-SHARIAH
BIHAR ORISSA JHARKHAND
THE NAQUEEB WEEKLY
PHULWARI SHARIF,PATNA 801505
SSPOS PATNA Regd.No.PT 14-6-18-20
R.N.I.N.Delhi,Regd No-4136/61

حفاظت جس سفینے کی اسے منظور ہوتی ہے
کنارے پر اُسے خود لا کے طوفاں چھوڑ جاتے ہیں
(نامعلوم)

دین بچاؤ دیش بچاؤ کانفرنس کی تجاویز

تجویز نمبر ا۔ ہماری شریعت ہماری جان

ا۔ گذشتہ کچھ برسوں سے ہمارے ملک میں سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے ہمارے دین وشریعت سے کھلواڑ کی کوشش ہورہی ہے۔ اسلامی تہذیب اور قرآنی تعلیمات کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ حد یہ ہے کہ مرکزی حکومت نے مسلم خواتین تحفظ بل 2017 کے نام سے لاکر شریعت میں حکومتی مداخلت کا نیا دروازہ کھول دیا ہے۔ یہ عظیم مجمع شریعت میں مداخلت کی ہر کوشش کی مذمت کرتا ہے۔ اور آج کی کانفرنس کے ذریعہ مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اپنے رویہ میں تبدیلی لائے اور قرآن وحدیث کے تقدس کو پامال کرنے سے گریز کرتے ہوئے مسلم خواتین بل 2017 واپس لے اور شریعت میں مداخلت بند کرے۔

2۔ ہجومی تشدد اور کچھ بے لگام لیڈروں کے بیانات کے ذریعہ ملک کے مسلمانوں، دلتوں اور محروم طبقات میں خوف وہراس پیدا کرنے کی کوششیں ہورہی ہیں۔ آج کی یہ کانفرنس ان واقعات کی شدید مذمت کرتی ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ سماج میں مساوات کے قیام کی کوشش کرے اور نفرت وخوف وہراس کے ماحول کو ختم کرے، ملک کی سالمیت واتحاد کو خطرہ میں نہ ڈالے۔

3۔ ہمارے ملک کا دستور سیکولر روایات واقدار کا امین ہے۔ آئین ہند نے سبھی مذاہب کے ماننے والوں کو مذہبی آزادی دی ہے۔ گذشتہ کچھ مدت سے پورے ملک پر ایک نظریہ کو تھوپنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ آج کی یہ کانفرنس دستور ہند کا احترام نہ کرنے والوں کے رویہ کی مذمت کرتے ہوئے حکومت ہند، آئینی اداروں اور سیاسی پارٹیوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ مکمل طور پر ملک کے آئین کا احترام کریں۔ یہ کانفرنس خبردار کرتی ہے کہ دستور کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے والے دیش کے خیر خواہ نہیں ہیں، انہیں ملک کے عوام جمہوری طریقہ سے سزا دیں گے۔

3۔ ایک طرف حکومت عورتوں کے تحفظ کی بات کرتی ہے اور دوسری طرف حالت یہ ہے کہ معصوم بچیوں کی عزت وآبرو محفوظ نہیں ہے۔ یوپی اور جموں کشمیر کے واقعات کی مذمت کرتے ہوئے یہ کانفرنس مطالبہ کرتی ہے کہ حکومت ایسا ماحول تیار کرے جس میں آئندہ اس قسم کے واقعات پیش نہ آئیں اور مجرمین کو عبرتناک سزا دے۔

تجویز2-آزاد عدلیہ جمہوریت کا ستون ہے:

1۔ جمہوریت کا وجود ہماری عدالتوں کی آزادی اور احترام پر منحصر ہے۔ آج حکومتی سطح پر عدالتوں کو مسلسل متاثر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ سپریم کورٹ کے چار موقر ججوں نے جس طرح آئینی اداروں کو برباد کرنے کی کوششوں کے خلاف پریس کانفرنس کی اور جمہوریت کے درپشت خطرات سے ملک کو باخبر کیا وہ عدلیہ کی صحیح صورت حال کو سمجھنے کے لئے کافی ہے۔ آج کی یہ کانفرنس سپریم کورٹ کے چاروں ججوں کی جرأت کی ستائش کرتی ہے اور مرکزی حکومت، پارلیامنٹ، تمام سیاسی پارٹیوں اور عوام سے اپیل کرتی ہے کہ عدلیہ کی آزادی وخودمختاری کو ہر حال میں بچایا جائے۔ جو فاشسٹ ادارے عدالتوں کی توہین کررہے ہیں ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ آج کی کانفرنس حکومت کے ذریعہ عدالتوں کو متاثر کرنے کی کوششوں کی بھرپور مذمت کرتی ہے۔

2۔ آزاد وخودمختار عدلیہ کے لئے ضروری ہے کہ ججوں کی تقرری میں سرکاری مداخلت نہ ہو۔ بدقسمتی سے موجودہ حکومت ججوں کی تقرری من مانے ڈھنگ سے کررہی ہے۔ آج کی کانفرنس مرکزی سرکار سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ججوں کی تقرری کے معاملات کو عدالتوں پر چھوڑ دے۔

3۔ عدالتوں کے بعض فیصلوں کی وجہ سے یہ تاثر جارہا ہے کہ عدالتیں اسلامی احکام وقوانین کی تشریح من مانے طور پر کررہی ہیں۔ اس کے نتیجے میں جو فیصلے آتے ہیں اس سے شریعت میں مداخلت ہوتی ہے۔ عدالتوں کے فیصلوں کے احترام کے ساتھ یہ کانفرنس اس رویہ میں تبدیلی کا مطالبہ کرتی ہے تاکہ دستور ہند میں دیے گئے حقوق کی حفاظت ہوسکے۔

تجویز-3 مساجد ومقابر ومدارس کی حفاظت

1۔ مسجدیں ہمارے دین وشریعت کا مرکز اور مدارس دین کے قلعے اور ہماری تہذیب کی شناخت ہیں۔ ہماری درگاہیں اور خانقاہیں عوام الناس کے روحانی مراکز ہیں۔ گذشتہ کچھ برسوں سے ہمارے ان مقامات کے خلاف مسلسل سازشیں ہورہی ہیں۔ مسجدوں کی تعمیر اور یہاں سے اٹھنے والی صدا پر لگام لگانے کے لئے قانون بنائے جارہے ہیں۔ مدارس کو دہشت گردی سے جوڑ کر نشانہ بنانے کی کوشش ہورہی ہے۔ خانقاہوں اور درسگاہوں کو منہدم کیا جارہا ہے۔ آج کی کانفرنس حکومت سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ ہمارے مساجد، مقابر ومدارس کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ سماج دشمن عناصر کو لگام دے کر ملک کی ان وراثتوں کی حفاظت کی جائے۔

تجویز-4 فسادات سماج کے لئے ناسور اور اجتماعی ترقی کے دشمن ہیں

1۔ فرقہ وارانہ فسادات نے ہمارے سماج کو توڑ دیا ہے۔ آزادی کے بعد سے آج تک یہ سلسلہ رکنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ مرکز میں جب سے نئی سرکار آئی ہے فسادیوں کے حوصلے بلند ہوگئے ہیں۔ ملک میں ہر جگہ فسادی گروہ سرگرم ہوگیا ہے۔ مسلمانوں، دلتوں اور کمزور طبقوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ عبادت گاہوں پر حملے ہورہے ہیں۔ چن چن کر مسلمانوں کی دکانوں مکانوں اور کارخانوں کو نذر آتش کیا جارہا ہے۔ کچھ ریاستی حکومتیں ایسے سماج دشمن عناصر کی پشت پناہی کررہی ہیں۔ انہیں لگتا ہے کہ اس سے ان کا ووٹ بڑھ رہا ہے۔ یہ کانفرنس ایسی سرکاروں کی شدید مذمت کرتی ہے۔ یہ کانفرنس مطالبہ کرتی ہے کہ فسادات کو روکنے کے لئے مستحکم کارروائی کی جائے۔ فسادات میں شامل عناصر کے خلاف قتل عمد کا مقدمہ چلایا جائے۔ یہ کانفرنس تمام ریاستی سرکاروں اور مرکز سے مطالبہ کرتی ہے کہ فرقہ وارانہ فسادات مخالف بل پاس کرے، متاثرین کو ہرجانہ ادا کرے اور فسادیوں کو سزا دے۔

تجویز-5 دلتوں کے خلاف مظالم بند ہوں

1۔ درج فہرست ذات ودرج فہرست قبائل کی آبادی سخت بے چینی کا شکار ہے۔ دلتوں پر مظالم عام بات ہے۔ ایس سی، ایس ٹی ایکٹ کا گلہ گھونٹ دیا گیا ہے۔ آج کی کانفرنس ملک میں بسنے والے دلت بھائیوں سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے سرکار سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ دلتوں، محروموں پر ظلم کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرے۔ ریزرویشن کی پالیسی میں چھیڑ چھاڑ نہ کرے اور ایس سی ایس ٹی ایکٹ کو مضبوط بنائے۔ (2) غیر مسلموں اور خاص طور پر دلتوں کے ساتھ سماجی رابطے کی کمی ہے۔ یہ کانفرنس تمام مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ سماجی ہم آہنگی کی فضا بنائی جائے اور دلتوں کے ساتھ میل ملاپ میں اضافہ کیا جائے۔

تجویز6-خواتین بیداری مہم

اس کانفرنس کا احساس ہے کہ مختلف وجوہات سے ہمارا گھریلو اور خاندانی نظام ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتا جارہا ہے۔ دینی معاملات میں بھی مسلمان کمزور ہورہے ہیں اور خواتین کے معاملے میں دینی علوم اور مذہبی شعور کی کافی کمی پائی جاتی ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ مسلمان دین بچانے کے لئے اپنی ذاتی اور خانگی زندگی میں بھی حساس اور بیدار ہوں۔ دین بچانے کا یہ سب سے اہم طریقہ ہے۔ اس سلسلے میں خواتین بیداری مہم چلائی جائے۔ اس کے لئے صوبائی سطح سے ضلع اور بلاک کی سطح تک پڑھی لکھی دیندار اور مہذب خواتین کی کمیٹی تشکیل دی جائے اور اس کمیٹی کے ذریعہ عورتوں کے اسلامی طور طریقے، شرعی قوانین اور حکم دین کے تئیں بیداری لائی جائے اور امارت شرعیہ کے مرکزی دفتر کو اس کی پیش رفت سے مطلع کیا جائے۔

تجویز-7 تعلیم وتربیت

2۔ مسلمانوں کے لئے بنیادی دینی تعلیم کا حصول فرض عین ہے۔ اس لئے لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم ایسی جگہوں پر دلوائی جائے جہاں بنیادی دینی تعلیم کا حصول ممکن ہو۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ عصری تعلیم دینی تربیت کے ساتھ اسلامی ماحول میں بچوں کو دی جائے۔ ایسے بچے جن کے تعلیمی اداروں میں دینی تعلیم کی سہولت نہیں ہے ان کے لئے مختلف چھٹیوں کے ایام میں ووکیشنل کورسیز چلائے جائیں۔

تجویز-8 اردو زبان کی بقا

سرکاری سطح پر حکومت اپنے انداز میں اردو کی ترویج واشاعت اور بحیثیت زبان اس کے فروغ کے لئے کوشاں ہیں۔ لیکن اردو زبان کو گھر گھر داخل کئے بغیر اس کو زندہ زبان کی حیثیت سے باقی رکھنا دشوار ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ گھر گھر میں اردو زبان بولی جائے، اردو کے اخبارات ورسائل خرید کر پڑھے جائیں، دکانوں کے بورڈ اور ناموں کے نیم پلیٹ اردو میں بھی لکھے جائیں۔ تاکہ جو ورثہ ہمارے بڑوں نے ہمیں دیا ہے ہم اس کی حفاظت کرسکیں۔

تجویز-9 اوقاف

اوقاف انتہائی کسمپرسی کی حالت میں ہیں۔ سروے کے کام مکمل نہ ہونے کی وجہ سے اوقاف کی جائیداد تیزی سے خرد برد ہورہے ہیں اور ان پر زمین مافیاؤں کا قبضہ ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ سروے کے کام کو جلد سے جلد مکمل کرائے اور وقف ایکٹ 1995 میں ترمیم 2013 کے مطابق اوقاف کی جائیداد کو خالی کرانے کے لئے اپنی سطح سے کارروائی کرے۔

تجویز-10 عالم اسلام

عالمی سطح پر برما، میانمار، شام اور فلسطین کے مسلمانوں کو مختلف مسائل اور پریشانیوں کا سامنا ہے۔ نسل کشی اور کیمیاوی اسلحوں کے استعمال کی وجہ سے حالات ناگفتہ بہ ہیں۔ اس لئے عالم اسلام کی تنظیموں عرب لیگ وغیرہ اور اقوام متحدہ کو ان ممالک میں امن وامان کی فضا قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مسلم ممالک میں امن وسکون نہ ہونے کی وجہ سے طاقت کا توازن بگڑتا جارہا ہے اور مسلمانوں کو اس کا نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔